

باب العلم

سنتوں سے بھرا ہوا خزانہ

مصنف
محترم ریحان صاحب



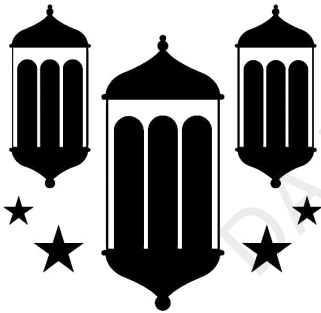
مصنف
محترم ریحان صاحب

باب العلم

سنتوں سے بھرا ہوا خزانہ

طلب العلم فریضة علی کل مسلم

ہر ایک مسلمان مرد اور عورت پر علم کا سیکھنا ضروری ہے



مصنف
محترم ریحان صاحب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحِبِّکُمْ اللّٰهُ وَیَغْفِرْ لَکُمْ

ذُنُوْبَکُمْ ۝ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۲۱﴾

- (اے پیغمبر ! لوگوں سے) کہہ دو کہ اگر تم اللہ سے
محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو ، اللہ تم سے محبت کرے گا
اور تمہاری خاطر تمہارے گناہ معاف کر دے گا ۔ اور اللہ بہت
معاف کرنے والا ، بڑا مہربان ہے ۔

فَلَا وَرَبِّکَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَهُمْ

ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَیُسَلِّمُوْا

تَسْلِیْمًا ﴿۲۲﴾

نہیں ، (اے پیغمبر) تمہارے پروردگار کی قسم ! یہ لوگ اس
وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک یہ اپنے باہمی جھگڑوں
میں تمہیں فیصلہ نہ بنائیں ، پھر تم جو کچھ فیصلہ کرو اس کے
بارے میں اپنے دلوں میں کوئی تنگی محسوس نہ کریں ، اور اس
کے آگے مکمل طور پر سر تسلیم خم کر دیں ۔

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ
أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
مَا أَمَرْتُكُمْ بِهِ فَخُذُوهُ، وَمَا نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں جس چیز
کا حکم دوں اسے مانو، اور جس چیز سے روک دوں اس سے
رک جاؤ۔

Abu Hurairah narrated that: The
Prophet said: Whatever I have
commanded you do it, and whatever I
have forbidden you, refrain from it.

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، وَوَكَيْعٌ، عَنْ
الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ، وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللَّهَ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے میری
اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی، اور جس نے میری
نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔

Abu Hurairah narrated that: The
Prophet said: Whoever obeys me,
obeys Allah; and whoever disobeys
me, disobeys Allah.

وضو کا بیان

وضو کرنے کا طریقہ

وضو کے فرائض

وضو کی سنتیں

وضو کا بیان

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ایمان والو! جب تم نماز کے لئے اٹھو تو پہلے اپنے منہ کو اور کہنیوں تک اپنے ہاتھوں کو دھویا کرو اپنے سروں کا مسح کر لیا کرو اور اپنے پاؤں بھی ٹخنوں تک دھویا کرو۔
(نساء)

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو بندہ کامل وضو کرتا ہے یعنی ہر عضو کو اچھی طرح تین مرتبہ دھوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف فرما دیتے ہیں۔
(بزار مجمع الزوائد)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص وضو کے بعد **سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ** پڑھتا ہے تو ان کلمات کو ایک کاغذ پر لکھ کر اس پر مہر لگا دی جاتی ہے جو قیامت تک نہیں توڑی جائے گی یعنی اس کے ثواب کو آخرت کے لئے ذخیرہ کر دیا جائے گا۔
(مسند رک ماکم)

حضرت عبداللہ صناحی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب مؤمن بندہ وضو کرتا ہے اور اس دوران کلی کرتا ہے تو اسکے منہ کے تمام گناہ دھل جاتے ہیں۔ جب وہ ناک صاف کرتا ہے تو ناک کے تمام گناہ دھل جاتے ہیں۔ جب چہرہ دھوتا ہے تو چہرے کے گناہ دھل جاتے ہیں یہاں تک کہ پلکوں کی جڑوں سے نکل جاتے ہیں۔ جب ہاتھوں کو دھوتا ہے تو ہاتھوں کے گناہ دھل جاتے ہیں یہاں تک کہ ہاتھوں کے ناخنوں کے نیچے سے نکل جاتے ہیں جب سر کا مسح کرتا ہے تو سر کے گناہ دھل جاتے ہیں یہاں تک کہ کانوں سے نکل جاتے ہیں اور جب پاؤں دھوتا ہے تو پاؤں کے گناہ دھل جاتے ہیں یہاں تک کہ پاؤں کے ناخنوں کے نیچے سے نکل جاتے ہیں۔ پھر اس کا مسجد کی طرف چل کر جانا اور نماز پڑھنا اس کے لئے مزید (فضیلت کا ذریعہ) ہوتا ہے۔
(نسائی)

وضو کرنے کا طریقہ

۱۔ قبلہ کی طرف رخ کر کے اونچی جگہ پر بیٹھیں طہارت کی نیت اور بسم اللہ پڑھیں۔ پھر سب سے پہلے دونوں ہاتھوں کو کلائیوں تک تین بار دھوئیں۔

۲۔ پھر تین بار کلی کریں، بہتر یہ ہے کہ مسواک بھی کیا جائے ورنہ انگلی کے ساتھ ہی مسواک کریں۔

۳۔ پھر ناک میں تین بار پانی ڈالیں اور جھاڑیں۔

۴۔ پھر تین بار پورے چہرے کو دھوئیں، ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک اسی طرح پیشانی پر جہاں سے بال شروع ہوتے ہیں وہاں سے لیکر ٹھوڑی کے نیچے تک دھوئیں۔

۵۔ پھر دونوں بازوؤں کو کہنیوں سمیت تین بار دھوئیں۔

۶۔ پھر پورے سر کا مسح اس طرح کریں کہ دونوں ہاتھوں کی چھوٹی، اس کے ساتھ والی اور اس کے ساتھ والی یعنی درمیانی انگلیوں کے سروں کو آپس میں ملا کر پورے سر پر پھیریں جبکہ شہادت کی انگلیاں اور انگوٹھے سر کے ساتھ ٹنچ نہ ہوں۔

۷۔ پھر انگوٹھے اور شہادت کی انگلی کے ساتھ کانوں
کا مسح اس طرح کریں کہ شہادت کی انگلیاں کانوں
کے اندر اور انگوٹھے کانوں کی پشت پر ہوں۔

۸۔ پھر گردن کا مسح اس طرح کریں کہ دونوں ہاتھوں کی چھوٹی، اس کے
ساتھ والی اور اس کے ساتھ والی یعنی درمیانی انگلیوں کی پشت کو گردن پر رکھ
کراٹھادیں۔ حلق کی طرف نہ کھینچیں۔

۹۔ پھر دایاں پاؤں تین بار اور پھر بایاں پاؤں تین بار دھوئیں۔

جو انسان وضو کے بعد یہ دعا پڑھیں

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ

اس کے لیے جنت کے آٹھوں
دروازے کھل دیے جاتے ہیں

وضو کے فرائض

وضو میں چار فرائض ہیں

1۔ پورا چہرہ دھونا

2۔ ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھونا

3۔ چوتھائی سر کا مسح کرنا

4۔ دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھونا۔

ان چار میں سے کوئی چیز رہ گئی تو وضوء نہ ہوگا۔

وضو کی سنتیں

وضو میں تیرہ سنتیں ہیں:

- ① نیت کرنا۔
- ② شروع میں بسم اللہ پڑھنا۔
- ③ پہلے تین بار دونوں ہاتھ گٹھن تک دھونا۔
- ④ سواک کرنا۔
- ⑤ تین بار ہتھیلی کرنا۔
- ⑥ تین بار ناک میں پانی ڈالنا۔
- ⑦ ڈاڑھی کا خلال کرنا۔

وضاحت: ڈاڑھی میں خلال کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ دائیں ہاتھ سے چلو میں پانی لیکر ٹھوڑی کے نیچے کے بالوں کی جڑوں میں اس طرح ڈالے کہ اس وقت ہتھیلی گردن کی جانب ہو اور ہاتھ کی پشت باہر یعنی نیچے کی جانب ہوتا کہ چلو کا پانی بالوں میں داخل ہو سکے۔ پھر ڈاڑھی میں اسی ہاتھ کی انگلیاں نیچے کی جانب سے ڈال کر اوپر کو خلال کرے جس کی دو صورتیں ہیں:

۱۔ ہاتھ کی پشت گردن کی طرف رہے اور ہتھیلی باہر کی جانب، یعنی چھاتی کی طرف رہے۔

۲۔ ہتھیلی گردن کی طرف ہو اور ہاتھ کی پشت باہر کی طرف ہو۔

⑧ ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا۔

⑨ ہر عضو کو تین بار دھونا۔

⑩ ایک بار تمام سر کا مسح کرنا۔

⑪ دونوں کانوں کا مسح کرنا۔

⑫ ترتیب سے وضو کرنا۔

⑬ پے درپے وضو کرنا (یعنی ایک عضو خشک ہونے سے پہلے دوسرا

عضو دھولینا) (رد المحتار و جامعۃ الکتب)

مسواک کا بیان

مسواک کے فائدے

مسواک کی سنتیں

مسواک کس وقت کرنا مستحب ہیں

مسواک کا بیان

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ میری امت مشقت میں پڑ جائے گی تو میں ان کو ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا۔ (مسلم)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب بھی جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے مجھے مسواک کرنے کی تاکید کی یہاں تک کہ مجھے اندیشہ ہونے لگا کہ مسواک زیادہ کرنے کی وجہ سے میں اپنے مسوڑھوں کو چھیل نہ ڈالوں۔ (مسند احمد)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسواک کر کے دو رکعتیں پڑھنا بغیر مسواک کئے ستر رکعتیں پڑھنے سے افضل ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب بندہ مسواک کر کے نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو فرشتہ اس کے پیچھے کھڑا ہو جاتا ہے اور اس کی تلاوت خوب دھیان سے سنتا ہے، پھر اس کے بہت قریب آ جاتا ہے یہاں تک کہ اس کے منہ پر اپنا منہ رکھ دیتا ہے قرآن کریم کا جو بھی لفظ اس نمازی کے منہ سے نکلتا ہے سیدھا فرشتہ کے پیٹ میں پہنچتا ہے (اور اس طرح یہ فرشتوں کا محبوب بن جاتا ہے) اس لئے تم اپنے منہ قرآن کریم کی تلاوت کے لئے صاف ستھرے رکھو یعنی مسواک کا اہتمام کرو۔ (بخاری، مجمع الزوائد)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دن یا رات میں جب بھی سو کر اٹھتے تو وضو کرنے سے پہلے مسواک ضرور فرماتے۔ (ابوداؤد)

حضرت شریح رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر میں تشریف لاتے تو سب سے پہلے کیا کام کرتے؟ انہوں نے فرمایا: سب سے پہلے آپ مسواک کرتے تھے۔ (مسلم)

مسواک کے فائدے

احادیث مبارکہ میں مسواک کے متعدد فوائد منقول ہیں جن میں سے چند اہم فوائد درج ذیل ہیں:

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوب سنت ہے۔

(۲) منہ کو صاف کرتی ہے۔

(۳) اللہ کی رضا کا سبب ہے۔

(۴) شیطان کو غصہ دلاتی ہے۔

(۵) مسواک کرنے والے کو اللہ تعالیٰ محبوب رکھتے ہیں۔

(۶) فرشتے محبوب رکھتے ہیں۔

(۷) سنوڑھوں کو قوت دیتی ہے۔

(۸) باغی کو ختم کرتی ہے۔

(۹) منہ میں خوشبو پیدا کرتی ہے۔

(۱۰) مرنے کے وقت کلمہ نصیب ہوتا ہے۔

مسواک کی سنتیں

- ① ہر وضو میں مسواک کرنا۔
- ② مسواک ایک ہالفت سے زیادہ لمبی نہ ہونا اور انگلی سے زیادہ موٹی نہ ہونا۔
- ③ مردوں کی طرح عورتوں کا بھی مسواک کرنا۔
- ④ مسواک دھو کر رکھنا۔
- ⑤ پہلو کے درخت کی مسواک استعمال کرنا۔
- ⑥ روزہ کی حالت میں بھی مسواک کرنا۔
- ⑦ زبان پر طولا (لسبائی میں آگے پیچھے) اور دانتوں پر عرضاً (چوڑائی میں یعنی دائیں سے بائیں اور بائیں سے دائیں) مسواک کرنا۔

مسواک کس وقت کرنا مستحب ہیں

- (۱) قرآن مجید کی تلاوت کرنے کیلئے۔
- (۲) حدیث شریف پڑھنے یا پڑھانے کیلئے۔
- (۳) ذکرِ الہی سے پہلے۔
- (۴) بیوی کے ساتھ جماعت سے پہلے۔
- (۵) کسی بھی مجلسِ خیر میں جانے سے پہلے۔
- (۶) منہ میں بدبو ہو جانے کے وقت۔
- (۷) علم دین پڑھنے یا پڑھانے کے وقت۔
- (۸) خانہ کعبہ میں داخل ہونے کے وقت۔
- (۹) بھوک پیاس لگنے کے وقت۔
- (۱۰) غُحْر (صبح) کے وقت۔
- (۱۱) اپنے گھر میں داخل ہونے کے بعد۔
- (۱۲) کھانا کھانے سے قبل اور کھانا کھانے کے بعد۔
- (۱۳) سفر میں جانے سے قبل۔
- (۱۴) سفر سے واپس آنے کے بعد۔
- (۱۵) سونے سے قبل۔
- (۱۶) سوکراٹھنے کے بعد۔
- (۱۷) موت کے آثار پیدا ہو جانے کے وقت۔

نماز کا طریقہ

نماز کا بیان

نماز کا فرائض

نماز کی سنتیں

نماز کے واجبات

نماز کے مستحبات

نماز کے مفسدات

نماز کے مکروہات

نماز کے مسائل

فرض ، واجبات ، سنت ، مفسدات ، مکروہات ، مستحبات

بھولے سے فرض چھوڑنے پر نماز کا حکم
اگر نماز میں فرض چھوٹ جائے تو نماز فاسد ہو جاتی ہے اور دوبارہ ادا کرنی ہوتی ہے

بھولے سے واجب چھوڑنے پر نماز کا حکم
اگر نماز میں واجب چھوٹ جائے تو نماز فاسد نہیں ہوتی بلکہ مجددہ سو کے کرنے سے نماز ہو جاتی ہے

بھولے سے سنت چھوڑنے پر نماز کا حکم
نماز میں اگر سنت چھوٹ جائے تو نماز ہو جاتی ہے لیکن سنت کا ثواب نہیں ملتا

مفسدات : ایسے کام جن سے نماز ٹوٹ جاتی ہیں

مکروہات : ایسے کام جن سے نماز کے ثواب میں کمی ہوتی ہے

مستحبات : ایسے کام جن سے نماز کے ثواب میں اضافہ ہوتا ہے

نماز کا بیان

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو (یعنی باجماعت نماز پڑھو)۔ (بقرہ)

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا فرمائی: اے میرے رب! مجھ کو اور میری اولاد کو نماز کا خاص اہتمام کرنے والا بنا دیجئے۔ اے ہمارے رب! اور میری یہ دعا قبول کر لیجئے۔ (ابراہیم)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص فجر کی نماز جماعت سے پڑھتا ہے پھر آفتاب نکلنے تک اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہتا ہے پھر دو رکعت نفل پڑھتا ہے تو اسے حج اور عمرہ کا ثواب ملتا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا: کامل حج اور عمرہ کا ثواب، کامل حج اور عمرہ کا ثواب، کامل حج اور عمرہ کا ثواب ملتا ہے۔ (ترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر لوگوں کو ظہر کی نماز کے لئے دوپہر کی گرمی میں چل کر مسجد جانے کی فضیلت معلوم ہو جاتی تو وہ ظہر کی نماز کے لئے دوڑتے ہوئے جاتے۔ اور اگر انہیں عشاء اور فجر کی نمازوں کی فضیلت معلوم ہو جاتی تو وہ ان نمازوں کے لئے مسجد جاتے چاہے انہیں (کسی بیماری کی وجہ سے) گھسٹ کر ہی جانا پڑتا۔ (بخاری)

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص کامل وضو کرتا ہے پھر فرض نماز کے لئے چل کر جاتا ہے اور نماز جماعت کے ساتھ مسجد میں ادا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف فرما دیتے ہیں۔ (مسلم)

حضرت جبر بن نفیر رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے یہ حکم نہیں دیا گیا کہ میں مال جمع کروں اور تاجر بنوں بلکہ مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ آپ اپنے رب کی تسبیح اور تعریف کرتے رہیں، نماز پڑھنے والوں میں شامل رہیں اور اپنے رب کی عبادت میں مشغول رہیں یہاں تک کہ آپ کو موت آجائے۔ (شرح السنۃ، مشکاة المصابیح)

حضرت حنظلہ اسیدی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص پانچوں نمازوں کی اس طرح پابندی کرے کہ وضو اور اوقات کا اہتمام کرے، رکوع اور سجدہ اچھی طرح کرے اور اس طرح نماز پڑھنے کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے ذمہ ضروری سمجھے تو اس آدمی کو جہنم کی آگ پر حرام کر دیا جائے گا۔ (مسند احمد)

حضرت سلمان رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے گھر میں اچھی طرح وضو کر کے مسجد آتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کا مہمان ہے (اللہ تعالیٰ اس کے میزبان ہیں) اور میزبان کے ذمہ ہے کہ مہمان کا اکرام کرے۔ (طبرانی، معجم الزوائد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے وہ شخص اس وقت تک نماز کا ثواب پاتا رہتا ہے جب تک وہ نماز کے انتظار میں رہتا ہے۔ فرشتے اس کے لئے یہ دعا کرتے رہتے ہیں: یا اللہ! اس کی مغفرت فرمائیے اور اس پر رحم فرمائیے۔ (نماز پڑھنے کے بعد بھی) جب تک نماز کی جگہ با وضو بیٹھا رہتا ہے فرشتے اس کے لئے یہی دعا کرتے رہتے ہیں۔ (بخاری)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دن نبی کریم ﷺ نے نماز کا ذکر فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: جو شخص نماز کا اہتمام کرتا ہے تو نماز اس کے لئے قیامت کے دن نور ہوگی، اس (کے پورے ایماندار ہونے) کی دلیل ہوگی اور قیامت کے دن عذاب سے بچنے کا ذریعہ ہوگی۔ جو شخص نماز کا اہتمام نہیں کرتا اس کے لئے قیامت کے دن نہ نور ہوگا، نہ (اس کے پورے ایماندار ہونے کی) کوئی دلیل ہوگی، نہ عذاب سے بچنے کا کوئی ذریعہ ہوگا اور وہ قیامت کے دن فرعون، ہامان اور ابلی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔ (مسند احمد، طبرانی، معجم الزوائد)

مردوں کی نماز کا طریقہ

نماز کا طریقہ

نماز شروع کرنے سے پہلے

یہ باتیں یاد رکھئے اور ان پر عمل کا اطمینان کر لیجئے۔

(۱) آپ کا رخ قبلے کی طرف ہونا ضروری ہے۔

(۲) آپ کو سیدھا کھڑے ہونا چاہئے اور آپ کی نظر سجده کی جگہ پر ہونی

چاہئے۔ گردن کو جھکا کر ٹھوڈی سینے سے لگا لینا بھی مکروہ ہے اور بلاوجہ سینے کو جھکا کر کھڑا ہونا بھی درست نہیں اس طرح سیدھے کھڑے ہوں کہ نظر سجده کی جگہ پر رہے۔

(۳) آپ کے پاؤں کی انگلیوں کا رخ بھی قبلے کی جانب ہے اور دونوں

پاؤں سیدھے قبلہ رخ ہیں۔ (پاؤں کو دائیں بائیں ترچھا رکھنا خلاف سنت ہے) دونوں پاؤں قبلہ رخ ہونے چاہئیں۔

(۴) دونوں پاؤں کے درمیان کم از کم چار انگل کا فاصلہ ہونا چاہئے۔

(۵) اگر جماعت سے نماز پڑھ رہے ہوں تو آپ کی صف سیدھی رہے۔

سیدھی صف کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ ہر شخص اپنی دونوں ایڑھیوں کے آخری

سرے صف یا اس کے آخری نشان کے آخری کنارے پر رکھ لے اس طرح

(۶) جماعت کی صورت میں اس بات کا بھی اطمینان کر لیں کہ دائیں

بائیں کھڑے ہونے والوں کے بازوؤں کے ساتھ آپ کے بازو ملے ہوئے

ہیں اور صف میں کوئی خلا نہیں ہے۔

(۷) پاچامے کو ٹخنے سے نیچے لٹکانا ہر حالت میں ناجائز ہے، مگر ہر ہے کہ

نماز میں اس کی شامت اور بڑھ جاتی ہے، لہذا اس کا اطمینان کر لیں کہ پاچامہ

ٹخنے سے اونچا ہے۔

(۸) ہاتھ کی آستینیں پوری طرح ڈھکی ہوئی ہونی چاہئیں، صرف ہاتھ کھلے

رہیں۔ بعض لوگ آستینیں چڑھا کر نماز پڑھتے ہیں، یہ طریقہ درست نہیں ہے۔

(۹) ایسے کپڑے پہن کر نماز میں کھڑے ہونا مکروہ ہے، جنہیں پہن کر

انسان لوگوں کے سامنے نہ جاتا ہو۔

نماز شروع کرتے وقت

(۱) دل میں نیت کر لیں کہ میں فلاں نماز پڑھ رہا ہوں۔ زبان سے نیت کے الفاظ کہنا ضروری نہیں۔

(۲) ہاتھ کانوں تک اس طرح اٹھائیں کہ ہتھیلیوں کا رخ قبلہ کی طرف ہو اور انگلیوں کے سرے کان کی لو سے یا تو بالکل مل جائیں، یا اس کے برابر آجائیں اور باقی انگلیاں اوپر کی طرف سیدھی ہوں۔ بعض لوگ ہتھیلیوں کا رخ قبلہ کی طرف کرنے کے بجائے کانوں کی طرف کر لیتے ہیں۔

بعض لوگ کانوں کو ہاتھوں سے بالکل ڈھک لیتے ہیں۔ بعض لوگ ہاتھ پھری کانوں تک اٹھائے بغیر ہلکا اشارہ سا کر دیتے ہیں۔ بعض لوگ کان کی لو کو ہاتھوں سے

پکڑ لیتے ہیں۔ یہ سب طریقے غلط اور خلاف سنت ہیں۔ ان کو چھوڑنا چاہئے۔

(۳) مذکورہ بالا طریقے پر ہاتھ اٹھاتے وقت اللہ اکبر کہیں، پھر دائیں ہاتھ کے انگوٹھے اور چوٹی انگلی سے بائیں پنچے کے گرد حلقہ بنا کر اسے پکڑ لیں اور باقی تین انگلیوں کو بائیں ہاتھ کی پشت پر اس طرح پھیلا دیں کہ تینوں انگلیوں کا رخ کہنی کی طرف ہے۔

(۴) دونوں ہاتھوں کو ناف سے ذرا نیچے رکھ کر مذکورہ بالا طریقے سے باندھ لیں۔

کھڑے ہونے کی حالت میں

(۱) اگر کیلے نماز پڑھ رہے ہوں یا امامت کر رہے ہوں تو پہلے بجا تک اللہ باری، پھر سورۃ فاتحہ، پھر کوئی سورت پڑھیں، اور اگر کسی امام کے پیچھے ہوں تو صرف بجا تک اللہ باری پڑھ کر خاموش ہو جائیں، اور امام کی قرأت کو دھیان لگا کر سنیں۔ اگر امام مزدھر سے نہ پڑھ رہا ہو تو زبان ہلائے بغیر دل ہی دل میں سورۃ فاتحہ کا دھیان کئے رکھیں۔

(۲) جب خود قرأت کر رہے ہوں تو سورۃ فاتحہ پڑھتے وقت بہتر یہ ہے کہ ہر آیت پر رک کر سانس توڑ دیں، پھر دوسری آیات پڑھیں، کئی کئی آیتیں ایک سانس میں نہ پڑھیں مثلاً الحمد للہ رب العالمین پر سانس توڑ دیں۔ پھر الرحمن الرحیم پر پھر ملک یوم الدین پر۔ اس طرح پوری سورۃ فاتحہ پڑھیں۔ لیکن اس کے بعد کی قرأت میں ایک سانس میں ایک سے زیادہ آیتیں بھی پڑھ لیں تو کوئی حرج نہیں۔

(۳) بغیر کسی ضرورت کے جسم کے کسی حصے کو حرکت نہ دیں۔ جتنے سکون کے ساتھ کھڑے ہوں، اتنا ہی بہتر ہے۔ اگر کھجلی وغیرہ کی ضرورت ہو تو صرف ایک ہاتھ استعمال کریں اور وہ بھی صرف سخت ضرورت کے وقت اور کم سے کم۔

(۴) جسم کا سارا حصہ ایک پاؤں پر دے کر دوسرے پاؤں کا اس طرح ڈھیلا چھوڑ دینا

کہ اس میں غما آجائے نماز کے سبب کے خلاف ہے اس سے پرہیز کریں یا تو دونوں پاؤں پر ہلکے پھلکے یا ایک پاؤں پر نہ دیں تو اس طرح کہ دوسرے پاؤں میں خم پیدا نہ ہو۔

(۵) جمائی آنے لگے تو اس کو روکنے کی پوری کوشش کریں۔

(۶) کھڑے ہونے کی حالت میں نظریں سجدے کی جگہ پر رکھیں، ادھر ادھر یا سامنے دیکھنے سے پرہیز کریں۔

رکوع میں جاتے وقت ان باتوں کا خاص خیال رکھیں

- (۱) اپنے اوپر کے دھڑ کو اس حد تک جھکائیں کہ گردن اور پشت تقریباً ایک سطح پر آ جائے نہ اس سے زیادہ جھکیں نہ اس سے کم۔
- (۲) رکوع کی حالت میں گردن کو اتنا نہ جھکائیں کہ ٹھوڑی سینے سے ملنے لگے اور نہ اتنا اوپر رکھیں کہ گردن کمر سے بلند ہو جائے، بلکہ گردن اور کمر ایک سطح پر ہونی چاہئیں۔
- (۳) رکوع میں پاؤں سیدھے رکھیں ان میں خم نہ ہونا چاہئے۔
- (۴) دونوں ہاتھ گھٹنوں پر اس طرح رکھیں کہ دونوں ہاتھوں کی انگلیاں کھلی ہوئی ہوں، یعنی ہر دو انگلیوں کے درمیان فاصلہ ہو اور اس طرح دائیں ہاتھ سے دائیں گھٹنے کو اور بائیں ہاتھ سے بائیں گھٹنے کو پکڑ لیں۔
- (۵) رکوع کی حالت میں کلائیوں اور بازو سیدھے بنے ہوئے رہنے چاہئیں، ان میں خم نہیں آنا چاہئے۔ (۶) کم از کم اتنی دیر رکوع میں رکھیں کہ اطمینان سے تین مرتبہ (سبحان ربی العظیم) کہا جاسکے۔
- (۷) رکوع کی حالت میں نظریں پاؤں کی طرف ہونی چاہئیں۔
- (۸) دونوں پاؤں پر زور برابر رہنا چاہئے، اور دونوں پاؤں کے ٹخنے ایک دوسرے کے بالمقابل رہنے چاہئیں۔

رکوع سے کھڑے ہوتے وقت

- (۱) رکوع سے کھڑے ہوتے وقت اتنے سیدھے ہو جائیں کہ جسم میں کوئی خم باقی نہ رہے۔
- (۲) اس حالت میں بھی نظر سجدے کی جگہ پر ڈالی چاہئے۔
- (۳) جو لوگ کھڑے ہوتے وقت کھڑے ہونے کے بجائے کھڑے ہونے کا صرف اشارہ کرتے ہیں اور جسم کے جھکاؤ کی حالت ہی میں سجدے کے لئے چلے جاتے ہیں ان کے ذمے نماز کا لوٹنا واجب ہو جاتا ہے، لہذا اس سے سختی کے ساتھ پرہیز کریں۔ جب تک سیدھے ہونے کا اطمینان نہ ہو جائے، سجدے میں نہ جائیں۔

سجدے میں جاتے وقت اس طریقے کا خیال رکھیں
(۱) سب سے پہلے گھٹنوں کو خم دے کر انہیں زمین کی طرف اس طرح
لے جائیں کہ سینہ آگے کونہ جھکے۔ جب گھٹنے زمین پر ٹک جائیں۔ اس کے
بعد سینے کو جھکائیں۔

(۲) جب تک گھٹنے زمین پر نہ ٹکیں، اس وقت تک اوپر کے دھڑ کو جھکانے
سے حتی الامکان پرہیز کریں۔

آج کل سجدے میں جانے کے اس مخصوص ادب سے بے پروائی بہت
عام ہو گئی ہے۔ اکثر لوگ شروع ہی سے سینہ آگے کو جھکا کر سجدے میں جاتے
ہیں۔ لیکن صحیح طریقہ وہی ہے جو نمبر (۱) اور نمبر (۲) میں بیان کیا گیا، بغیر کسی
عذر کے اس کو نہ چھوڑنا چاہئے۔

(۳) گھٹنوں کے بعد پہلے ہاتھ زمین پر رکھیں، پھر ناک، پھر پیشانی۔

سجدے میں

(۱) سجدے میں سر کو دونوں ہاتھوں کے درمیان اس طرح رکھیں کہ دونوں انگلیوں کے سرے کانوں کی لو کے سامنے ہو جائیں۔

(۲) سجدے میں دونوں ہاتھوں کی انگلیاں بند ہونی چاہئیں۔ یعنی انگلیاں بالکل

مٹی ہوں۔ ان کے درمیان فاصلہ نہ ہو۔ (۳) انگلیوں کا رخ قبلے کی طرف ہونا

چاہیے۔ (۴) کہنیاں زمین سے اٹھی ہونی چاہئیں، کہنیوں کو زمین پر ٹیکنا درست نہیں۔

(۵) دونوں بازو پہلوؤں سے الگ ہٹے ہوئے ہونے چاہئیں، انہیں پہلوؤں سے بالکل ملا کر نہ رکھیں۔

(۶) کہنیوں کو دائیں بائیں اتنی دور تک بھی نہ پھیلائیں جس سے برابر کے نماز پڑھنے والوں کو تکلیف ہو۔

(۷) رانیں پیٹ سے مٹی ہوئی نہیں ہونی چاہئیں، پیٹ اور رانیں الگ الگ رکھی جائیں۔

(۸) پورے سجدے کے دوران ناک زمین پر تکی رہے زمین سے نہ اٹھے۔

(۹) دونوں پاؤں اس طرح کھڑے رکھے جائیں کہ ایڑیاں اوپر ہوں اور

تمام انگلیاں اچھی طرح مڑ کر قبلہ رخ ہو گئی ہوں۔ جو لوگ اپنے پاؤں کے

مناٹ کی وجہ سے تمام انگلیاں موڑنے پر قادر نہ ہوں، وہ جتنی موڑ سکیں، اتنی

موڑنے کا اہتمام کریں۔ بلاوجہ انگلیوں کو سیدھا زمین پر ٹیکنا درست نہیں۔

(۱۰) اس بات کا خیال رکھیں کہ سجدے کے دوران پاؤں زمین سے اٹھنے

نہ پائیں، بعض لوگ اس طرح سجدے کرتے ہیں کہ پاؤں کی کوئی انگلی ایک لمحہ

کیلئے بھی زمین پر نہیں نکلتی۔ اس طرح سجدہ ادا نہیں ہوتا اور نتیجہ نماز بھی نہیں ہوتی

اس سے اہتمام کے ساتھ پرہیز کریں۔

(۱۱) سجدے کی حالت میں کم از کم اتنی دیر گزاریں کہ تین مرتبہ سبحان ربی

الاعلیٰ اطمینان کے ساتھ کہہ سکیں۔ پیشانی ٹیکتے ہی فوراً اٹھا لینا منع ہے۔

دونوں سجدوں کے درمیان

(۱) ایک سجدے سے اٹھ کر اطمینان سے دوزانو سیدھے بیٹھ جائیں پھر دوسرا سجدہ کریں۔ ذرا سا رٹھا کر سیدھے ہوئے بغیر دوسرا سجدہ کر لینا گناہ ہے اور اس طرح کرنے سے نماز کا لوٹنا واجب ہو جاتا ہے۔ (۲) بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھیں اور دایاں پاؤں اس طرح کھڑا کر لیں کہ اس کی انگلیاں مڑ کر قبلہ رخ ہو جائیں۔ بعض لوگ دونوں پاؤں کھڑا کر کے ان کی ایڑھیوں پر بیٹھ جاتے ہیں یہ طریقہ صحیح نہیں ہے۔ (۳) بیٹھنے کے وقت دونوں ہاتھ رانوں پر رکھے ہونے چاہئیں مگر انگلیاں گھٹنوں کی طرف لٹکی ہوئی نہ ہوں۔ بلکہ انگلیوں کے آخری سرے گھٹنے کے ابتدائی کنارے تک پہنچ جائیں۔ (۴) بیٹھنے کے وقت نظریں اپنی گود کی طرف ہونی چاہئیں۔ (۵) اتنی دیر بیٹھیں کہ اس میں کم از کم ایک مرتبہ سبحان اللہ کہا جاسکے اور اگر اتنی دیر بیٹھیں کہ اس میں

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاسْتُرْنِيْ وَاجْبُرْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ
پڑھا جاسکے تو بہتر ہے لیکن فرض نمازوں میں یہ پڑھنے کی ضرورت نہیں
نفلوں میں پڑھ لینا بہتر ہے۔

دوسرا سجدہ اور اس سے اٹھنا

(۱) دوسرے سجدے میں بھی اس طرح جائیں کہ پہلے دونوں ہاتھ زمین

پر رکھیں پھر ناک پھر پیشانی

(۲) سجدے کی ہیئت وہی ہونی چاہیے جو پہلے سجدے میں بیان کی گئی۔

(۳) سجدے سے اٹھتے وقت پہلے پیشانی زمین سے اٹھائیں پھر ناک پھر

ہاتھ پھر گھٹنے۔ (۴) اٹھتے وقت زمین کا سہارا نہ لینا بہتر ہے لیکن اگر جسم بھاری ہو یا

پیارے یا بڑے کی وجہ سے مشکل ہو تو سہارا لینا بھی جائز ہے۔ (۵) اٹھنے کے بعد

ہر رکعت کے شروع میں سورہ فاتحہ سے پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھیں۔

قعدے میں

- (۱) قعدے میں بیٹھنے کا طریقہ وہی ہوگا جو جہدوں کے بیچ میں بیٹھنے کا ذکر کیا گیا۔
- (۲) التحیات پڑھتے وقت جب ”اشہدان لا“ پر پہنچیں تو شہادت کی انگلی اٹھا کر اشارہ کریں اور ”الا اللہ“ پر گرا دیں۔
- (۳) اشارے کا طریقہ یہ ہے کہ بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کو ملا کر حلقہ بنائیں چنگل اور اس کے برابر والی انگلی کو بند کر لیں اور شہادت کی انگلی کو اس طرح اٹھائیں کہ انگلی قبلہ کی طرف جھکی ہوئی ہو۔ بالکل سیدھے آسمان کی طرف نہ اٹھانی چاہیے۔
- (۴) ”الا اللہ“ کہتے وقت شہادت کی انگلی تو نیچے کر لیں لیکن باقی انگلیوں کی جو حیثیت اشارے کے وقت بنائی تھی اس کو آخر تک برقرار رکھیں۔

سلام پھیرتے وقت

- (۱) دونوں سلام پھیرتے وقت گردن کو اتنا موڑیں کہ پیچھے بیٹھے آدمی کو آپ کے رخسار نظر آئیں۔
- (۲) سلام پھیرتے وقت نظریں کندھے کی طرف ہونی چاہئیں۔
- (۳) جب دائیں طرف گردن پھیر کر ”السلام علیکم ورحمۃ اللہ“ کہیں تو نیت یہ کریں کہ دائیں طرف جو انسان اور فرشتے ہیں ان کو سلام کر رہے ہیں۔ اور بائیں طرف سلام پھیرتے وقت بائیں طرف موجود انسانوں اور فرشتوں کو سلام کر نیکی نیت کریں۔

عورتوں کی نماز کا طریقہ

لوہر نماز کا جو طریقہ بیان کیا گیا ہے وہ مردوں کیلئے ہے۔ عورتوں کی نماز مندرجہ ذیل معاملات میں مردوں سے مختلف ہے لہذا خواتین کو ان مسائل کا خیال رکھنا چاہیے۔

(۱) خواتین کو نماز شروع کرنے سے پہلے اس بات کا اطمینان کر لینا چاہیے کہ ان کے چہرے ہاتھوں اور پاؤں کے سوا تمام جسم کپڑے سے ڈھکا ہوا ہے۔

بعض خواتین اس طرح نماز پڑھتی ہیں کہ ان کے بال کھلے رہتے ہیں۔

بعض خواتین کی کلاٹیاں کھلی رہتی ہیں۔

بعض خواتین کے کان کھلے رہتے ہیں۔

بعض خواتین اتنا چھوٹا دوپٹا استعمال کرتی ہیں کہ ان کے نیچے بال لٹکے نظر آتے ہیں۔ یہ سب طریقے ناجائز ہیں اور اگر نماز کے دوران چہرے ہاتھ اور پاؤں کے سوا جسم کا کوئی عضو بھی چوتھائی کے برابر اتنی دیر کھلا رہ گیا جس میں تین مرتبہ سبحان ربی العظیم کہا جا سکے نماز ہی نہیں ہوگی اور اس سے کم کھلا رہ گیا تو نماز ہو جائے گی مگر گناہ ہوگا۔

(۲) خواتین کیلئے کمرے میں نماز پڑھنا برآمدے سے افضل ہے اور برآمدے میں پڑھنا صحن سے افضل ہے۔

(۳) عورتوں کو نماز شروع کرتے وقت ہاتھ کانوں تک نہیں بلکہ کندھوں تک اٹھانے چاہئیں اور وہ بھی دوپٹے کے اندر ہی اٹھانے چاہئیں۔ دوپٹے سے باہر نہ نکالے جائیں۔ (بچی دیور)

(۴) عورتیں ہاتھ سینے پر اس طرح باندھیں کہ دائیں ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی پشت پر رکھ دیں۔ انہیں مردوں کی طرح ناف پر ہاتھ نہ باندھنے چاہئیں۔

(۵) رکوع میں عورتوں کیلئے مردوں کی طرح کمر کو بالکل سیدھا کرنا ضروری

نہیں۔ عورتوں کو مردوں کے مقابلے میں کم جھکنا چاہیے۔ (ملحدی علی المرتقی ص ۱۴۱)

(۶) رکوع کی حالت میں مردوں کو انگلیاں گھٹنوں پر کھول کر رکھنی چاہئیں لیکن عورتوں کیلئے حکم یہ ہے کہ وہ انگلیاں ملا کر رکھیں۔ یعنی انگلیوں کے درمیان فاصلہ نہ ہو۔ (درمختار)

(۷) عورتوں کو رکوع میں اپنے پاؤں بالکل سیدھے نہ رکھنے چاہئیں بلکہ گھٹنوں کو آگے کی طرف ذرا سا خم دے کر کھڑا ہونا چاہیے۔ (در مختار)

(۸) مردوں کو حکم یہ ہے کہ رکوع میں ان کے بازو پہلوؤں سے جدا اور تھے ہوئے ہوں لیکن عورتوں کو اس طرح کھڑا ہونا چاہیے کہ ان کے بازو پہلوؤں سے ملے ہوئے ہوں۔

(۹) عورتوں کو دونوں پاؤں ملا کر کھڑا ہونا چاہیے۔ خاص طور پر دونوں ٹخنے تقریباً مل جانے چاہئیں پاؤں کے درمیان فاصلہ نہ ہونا چاہیے۔ (بہشتی زیور)

(۱۰) سجدے میں جاتے وقت مردوں کیلئے یہ طریقہ بیان کیا گیا ہے کہ جب تک گھٹنے زمین پر نہ ٹکیں اس وقت تک سینہ نہ جھکائیں لیکن عورتوں کیلئے یہ طریقہ نہیں ہے وہ شروع ہی سے سینہ جھکا کر سجدے میں جاسکتی ہیں۔

(۱۱) عورتوں کو سجدہ اس طرح کرنا چاہیے کہ ان کا پیٹ رانوں سے مل جائے اور بازو بھی پہلوؤں سے ملے ہوئے ہوں نیز عورت پاؤں کو کھڑا کرنے کے بجائے انہیں دائیں طرف نکال کر بچھاوے۔ (۱۲) مردوں کیلئے سجدے میں کہنیاں زمین پر رکھنا منع ہے لیکن عورتوں کو کہنیوں سمیت پوری بائیں زمین پر رکھ دینی چاہئیں۔ (در مختار)

(۱۳) سجدوں کے درمیان اور التحیات پڑھنے کیلئے جب بیٹھنا ہو تو گولے پر بیٹھیں اور دونوں پاؤں دائیں طرف کو نکال دیں سرین دائیں پنڈلی پر رکھیں۔

(۱۴) مردوں کیلئے حکم یہ ہے کہ وہ رکوع میں انگلیاں کھول کر رکھنے کا اہتمام کریں اور سجدے میں بند رکھنے کا اور نماز کے باقی افعال میں انہیں اپنی حالت میں چھوڑ دیں نہ بند کرنے کا اہتمام کریں نہ کھولنے کا لیکن عورت کیلئے ہر حالت میں حکم یہ ہے کہ وہ انگلیوں کو بند رکھیں یعنی ان کے درمیان فاصلہ نہ چھوڑے رکوع میں بھی سجدے میں بھی دو سجدوں کے درمیان بھی اور قعدوں میں بھی۔

نماز کا فرائض

نماز میں چودہ فرائض ہیں
باہر کے سات جن کو شرائط کہتے ہیں
اندر کے چھ جن کو ارکان کہتے ہیں

باہر کے سات یہ ہے

(اول): مطلق پانی سے وضوء کرنا۔ یا۔ پانی نہ ہونے کی صورت میں پاک مٹی
پر طہارت کی نیت سے تیمم کرنا۔

(دوم): ہر قسم کی نجاست۔ خواہ۔ غلیظ ہو۔ یا۔ خفیفہ سے کپڑوں کا پاک ہونا۔
(سوم): اس جگہ کا پاک ہونا جہاں نماز پڑھنی ہے۔

(چہارم): پیشاب۔ و۔ پاخانہ اور ناپاکی میں انکی مثل اشیاء سے بدن کا پاک ہونا۔
(پنجم): ستر کا ڈھانپنا۔

آدمی کا ستر: ناف کے نیچے سے دو گھٹنوں تک ہے۔

عورت کا ستر: عورت کا سارا جسم ہی ستر کے حکم میں ہے سوائے اس کا چہرہ دونوں ہاتھ
اور قدموں کیونکہ یہ ستر میں شامل نہیں ہیں۔

لوٹڈی کا ستر: آدمی کے ستر کی طرح ہے اور علاوہ ازیں اسکا پیٹ اور کمر بھی ستر میں
شامل ہونگی۔

(ششم): نماز کے دوران نمازی آدمی کا قبلہ کی طرف منہ کرنا۔

(ہفتم): جو نماز پڑھنی ہے اسکی نیت ہونا۔

(ہشتم): نماز کو پڑھنے کے وقت کی پہچان ہونا۔

اندر کے چھ یہ ہیں

تکبیر تحریمہ کہنا۔	(اوّل):
نماز کے لئے قیام کرنا	(دوم):
قرأت کرنا؛	(سوم):
رکوع کرنا؛	(چہارم):
سجدہ کرنا؛	(پنجم):
قعدہ آخرہ کرنا؛	(ششم):

اگر کوئی شخص:

ان مذکورہ آٹھ شرائط میں سے کوئی شرط بھول کر یا جان بوجھ کر ادا نہ کرے تو اس کی نماز درست نہ ہوگی۔

اور جو شخص:

ان چھ ارکان میں سے کسی ایک کو بھی چھوڑے گا اس کی نماز فاسد ہو جائے گی اور اس کا نماز دوبارہ اعادہ کرنا پڑے گا؛

نماز کے واجبات

- 1۔ سورۃ فاتحہ کا پڑھنا.....2۔ فاتحہ کے ساتھ کسی سورت کا ملانا (یعنی فرض کی پہلی دو رکعتوں میں اور باقی نمازوں کی تمام رکعتوں میں سورۃ پڑھنا).....3۔ فاتحہ کو سورۃ سے پہلے پڑھنا.....4۔ قرأت کے لئے فرض کی پہلی دو رکعتوں کو متعین کرنا.....5۔ جہر اور سر (یعنی امام کیلئے ظہر، عصر میں آہستہ اور فجر، مغرب، عشاء، جمعہ، عیدین اور تراویح میں بلند آواز سے قرأت کرنا).....6۔ تعدیل ارکان (یعنی اطمینان سے نماز ادا کرنا).....7۔ رکوع کر کے سیدھا کھڑا ہونا.....8۔ دو سجدوں کے درمیان بیٹھنا.....9۔ قعدہ اولیٰ (یعنی چار رکعت والی نماز میں دوسری رکعت کے سجدہ کے بعد تشہد کی مقدار بیٹھنا).....10۔ تشہد پڑھنا.....11۔ ارکان (فرائض) میں ترتیب قائم رکھنا.....12۔ لفظ سلام سے نماز ختم کرنا.....13۔ وتر میں دعائے قنوت پڑھنا.....14۔ دعائے قنوت سے پہلے تکبیر کہنا.....15۔ عیدین میں چھ زائد تکبیریں کہنا۔

(واجبات میں سے کسی واجب کے ترک کا حکم)

اور جو شخص ان واجبات:

میں سے کوئی ایک بھول کر چھوڑ دے تو اس پر سجدہ

سہولاً لازم آئے گا۔

جو شخص جان بوجھ کر چھوڑے اس پر حرجانہ تو نہیں ہے مگر اس کی نماز نقص والی ہوگی۔



نماز کی سنتیں

نماز کی اکیس سنتیں ہیں:

- ① تکبیر تحریرہ کہنے سے پہلے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھانا۔
 - ② دونوں ہاتھوں کی انگلیاں اپنے حال پر کھلی اور قبلہ رخ رکھنا۔
 - ③ تکبیر کہتے وقت سر کو نہ جھکانا۔
 - ④ امام کا تکبیر تحریرہ اور ایک رکن سے دوسرے رکن میں جانے کی تمام تکبیریں بقدر ضرورت بلند آواز سے کہنا۔
 - ⑤ دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے باندھنا۔
 - ⑥ ثناء یعنی سبحانک اللہم... پڑھنا۔
 - ⑦ تَعَوُّذ یعنی اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ پڑھنا۔
 - ⑧ تَسْبِيح یعنی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ پڑھنا۔
 - ⑨ فرض نماز کی تیسری اور چوتھی رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھنا۔
 - ⑩ آمین کہنا۔
 - ⑪ ثناء، تَعَوُّذ، تسمیہ اور آمین سب کو آہستہ پڑھنا۔
 - ⑫ سنت کے موافق قرأت کرنا، یعنی جس جس نماز میں جس قدر قرآن مجید پڑھنا سنت ہے اس کے موافق پڑھنا۔
- وضاحت: نماز فجر اور ظہر میں طوالتِ مفصل (سورہ حجرات سے سورہ بروج تک) نماز عصر اور عشاء میں اوساطِ مفصل (سورہ بروج سے سورہ لم یکن تک) اور نماز مغرب میں بقصارِ مفصل (سورہ لم یکن سے سورہ ناس تک) پڑھنا مسنون ہے۔

۱۲ رکوع اور سجدے میں تین تین بار تسبیح پڑھنا۔

۱۳ رکوع میں سر اور پیٹھ کو ایک سیدھ میں برابر رکھنا اور دونوں ہاتھوں کی کھلی انگلیوں سے گھٹنوں کو پکڑ لینا۔

۱۴ قَوْمَهُ (رکوع سے اٹھنے کی حالت) میں مَقْرُؤ (اکیلے نماز پڑھنے والے) کو سَمِيعَ اللّٰهِ لِمَنْ حَمِدَهُ اور رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ دونوں کہنا، امام کو صرف سَمِيعَ اللّٰهِ لِمَنْ حَمِدَهُ کہنا اور مَقْرُؤ (امام کے پیچھے نماز پڑھنے والے) کو صرف رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہنا

۱۵ سجدے میں جاتے وقت پہلے دونوں گھٹنے، پھر دونوں ہاتھ پھر پیشانی رکھنا۔

۱۶ جلسہ اور قعدہ میں بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھنا اور سیدھے پاؤں کو اس طرح کھڑا رکھنا کہ اس کی انگلیوں کے سرے قبلہ کی طرف رہیں اور دونوں ہاتھ رانوں پر رکھنا۔

۱۷ تَشْهُد میں اشہدان لا الہ الا اللہ کہتے ہوئے کلمہ کی انگلی لا پر اٹھانا اور الا اللہ پر جھکا دینا۔

۱۸ قعدہ اخیرہ میں تشہد کے بعد درود شریف پڑھنا۔

۱۹ درود شریف کے بعد دعا پڑھنا۔

۲۰ پہلے دائیں طرف پھر بائیں طرف سلام پھیرنا۔

(التعاونی الحاکمینیہ و علمۃ الکتاب)

جو شخص سنت کے:

ان مذکورہ اعمال میں سے کوئی عمل چھوڑ دے اس پر ان کے ازالے کے لئے

کچھ بھی لازم نہیں آتا۔ خواہ اس نے بھول کر چھوڑا ہو یا جان بوجھ کر چھوڑا ہو۔

نماز کے مستحبات

نماز میں مستحبات کی کل تعداد پچیس: (۲۵) ہے

(پہلا): مقتدی کا نماز میں قیام کی حالت میں اپنے سجدہ کی جگہ پر نظر جمائے رکھنا۔

(دوسرا): اور مقتدی کا رکوع کی حالت میں اپنے قدموں پر نظر جمائے رکھنا۔

(تیسرا): سجدہ کی حالت میں مقتدی کا اپنے ناک کی پشت پر نظر جمائے رکھنا۔

(چوتھا): نمازی آدمی کا قعدہ کے دوران اپنی گود میں نظر جمائے رکھنا۔

(پانچواں): ہر رکعات میں سورہ فاتحہ کے علاوہ قرآن کریم میں سے کوئی ایک چھوٹی

سورہ پڑھنا۔

(چھٹا): مقتدی کا بغیر تکبیر تحریمہ بلامدہ، اور آہستہ آواز سے کہنا۔

(ساتواں): رکوع کرتے ہوئے اپنے ہاتھ گٹھنوں پر ایسے طریقے سے رکھنا کہ انگلیاں

کھلی ہوئی ہوں۔

(آٹھواں): رکوع کی حالت میں اپنی پشت پھیلا کر اور برابر کر کے رکھنا۔

(نواں): نمازی آدمی کا رکوع میں اپنے سر کو اپنے کندھوں کے برابر رکھنا۔

(دسواں): سمع اللہ لمن حمدہ کہتے ہوئے رکوع سے اپنا سر اٹھانا۔

(گیارہواں): جب سجدہ میں جائے تو سب سے پہلے اپنے گٹھن زمین پر رکھے

(بارہواں): گٹھنوں کے بعد دوسرے نمبر پر اپنے ہاتھ زمین پر رکھے

(تیرہواں): ہاتھوں کے بعد اپنے ناک کو زمین پر رکھے

(چودھواں): ناک زمین پر رکھنے کے بعد سجدہ میں سب سے آخر میں اپنی پیشانی

زمین پر رکھے۔

(پندرواں): سجدہ کی حالت میں اپنی پسلیاں بازوؤں سے جدا رکھے۔

(سولہواں): اور اسی طرح سجدہ کی حالت میں مرد حضرات اپنے پیٹ کو رانوں سے

جدا رکھے۔ جبکہ عورتیں: سجدہ کرتے وقت اپنے پیٹ کو رانوں کے ساتھ ملا کر رکھیں۔

(سترہواں): دوران سجدہ اپنے پاؤں کی انگلیاں قبلہ کی طرف متوجہ رکھے۔

(اٹھارواں): ہر نمازی تکبیر کہتے ہوئے سجدہ سے سر اٹھائے۔

(انیسواں): دوران سجدہ، سجدہ کی تسبیح: تین، پانچ، یا سات، مرتبہ کہے۔

(بیسواں): سجدہ سے سر اٹھانے کے بعد اپنے ہاتھ زمین سے اٹھائے۔

(ایکسواں): اور کھڑا ہونے کے لئے ہاتھ اٹھانے کے بعد اپنے گھٹنے سجدہ سے

اٹھائے۔

(بائیسواں): جب دوسری رکعت کے دوسرے سجدہ کے مکمل ہونے کے بعد قعدہ کرے

تو اس میں بائیں پاؤں لٹا کر اس پر بیٹھ جائے۔

(تیسواں): اور قعدہ کے دوران دایاں پاؤں کھڑا رکھ کر اس کی انگلیوں کے سرے قبلہ

کی طرف موڑے رکھے۔

(چوبیسواں): نمازی آدمی قعدہ میں اپنے ہاتھ اپنی رانوں پر رکھے، اور انگلیاں کھلی

ہوں اور اپنے دل و زبان سے تشہد پڑھے۔

(پچیسواں): جب تشہد سے فارغ ہو جائے تو نبی ﷺ پر درود شریف پڑھے اس کے بعد

سلام کرے۔ اور جتنے افراد اسکی دائیں طرف ہیں، حفاظت کرنے والے فرشتے، ان

سب کو سلام میں نیت کرے اسی طرح بائیں طرف بھی سلام کے وقت نیت کرے

اس کے علاوہ جو کچھ نماز میں ہے: وہ آداب نماز میں سے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی

طرف سے باعث ثواب ہیں

اسکے بعد دعا مانگے، اور دعا کے بعد اپنے منہ پر ہاتھ پھیرے اور اس کے بعد مسنون دعائیں پڑھے، اور نبی ﷺ پر درود، اور آیت الکرسی پڑھے، اور تینتیس مرتبہ سبحان اللہ، اسی طرح تینتیس مرتبہ الحمد للہ، اور اسی طرح چونتیس مرتبہ اللہ اکبر پڑھے۔

﴿مستحبات میں سے کسی کے ترک کا حکم﴾

اور اگر کوئی شخص ان مستحبات و آداب میں سے:

کوئی بات ترک کر دے تو اس پر کوئی ہرجانہ لازم نہیں آئے گا، اور نہ ہی ان کا ترک کرنے والا گناہ گار رہی ہوگا، ہاں اگر ان اوامر کی بجا آوری کی جائے تو اللہ تعالیٰ کے احکامات کی تعظیم بجالانے کی وجہ سے اس کو اجر و ثواب ضرور ملے گا، کیونکہ کہ اس نے افضل اور احسن بات کو عمل کرنے کے لئے اپنے پیش نظر رکھا ہے۔



نماز کے مکروہات

نماز میں مکروہات کی تعداد: (۱۰) دس ہے۔
(اول): دوران نماز بلا وجہ چونکڑی یا الٹی پالٹی مار کر بیٹھنا۔
(دوم): ہاتھ کے ساتھ آیات وغیرہ کو گننا۔
(سوم): سجدہ کی حالت میں لومڑی کی طرح بازو زمین پر بچھا کر سجدہ کرنا۔
(چہارم): دوران نماز دائیں اور بائیں طرف متوجہ ہونا۔
(پنجم): نماز کے دوران آنکھیں بند کرنا کیونکہ یہ یہودیوں کا طریقہ ہے۔
(ششم): سجدہ میں جاتے ہوئے بلا ضرورت سجدے کی جگہ کو درست کرنا۔
(ہفتم): نماز کے دوران سستی کرنا اور ادائیگی ارکان میں ڈھیل کرنا۔
(ہشتم): جمائی لینا؛ اگر نماز کے دوران اس کی ضرورت پیش آجائے تو اس میں کوشش کرے کہ منہ نہ کھولے اور اگر ممکن نہ ہو تو دایاں ہاتھ منہ پر رکھ لے یا اپنے آستین منہ پر رکھ لے۔

(نہم): اپنے کپڑوں یا ہاتھ یا زبان سے کھیلے، یا کپڑے کو اپنے ارد گرد پھیٹ لے جس سے ارکان نماز کی ادائیگی میں مشکل ہو جائے۔
(دہم): نماز میں ملنے کے وقت آخری صف میں اکیلا ہی کھڑا ہو جبکہ دوسری صفوں میں کھڑے ہونے کی گنجائش ہو۔ یہ ساری باتیں نماز میں مکروہ ہیں۔

﴿مکروہات میں سے سے کسی مکروہ کے ترک کا حکم﴾

نمازی آدمی کو چاہئے کہ:

اپنی نماز کے دوران ہر قسم کے مکروہات سے اجتناب کرے تاکہ اس کی نماز میں کوئی مکروہ باقی نہ رہے

نماز کے مفسدات

- (دوم): دوران نماز چھینکنے والے کو جواب یرحمک اللہ کے ساتھ دینا۔
(سوم): اپنے امام کے علاوہ دوسرے امام کو غلطی بتانا۔
(چہارم): کسی آدمی کے سوال کرنے پر اسکے جواب کی نیت سے لا الہ الا اللہ پڑھنا۔
اور اگر جواب کی بجائے صرف سائل کو آگاہ کرنا مقصود ہے تاکہ اسکو پتہ چل جائے
کے وہ نماز میں مشغول ہے تو اس سے نماز نہ ٹوٹے گی۔
(پنجم): ستر کا کھولنا یا کھل جانا۔
(ششم): کسی مصیبت یا درد کی وجہ سے اونچی آواز سے رونا؛ اور اگر رونے والے کا
رونا جنت یا جہنم کے ڈر کی وجہ سے ہو تو نماز فاسد نہ ہوگی۔
(ہفتم): دوران نماز اپنے ہاتھ یا زبان سے سلام کا جواب دینا۔
(ہشتم): صاحب ترتیب نمازی کو کوئی فوت شدہ نماز یاد آ جائے، اور ابھی تک اس
سے ترتیب ساقط نہ ہوئی ہو۔
(نہم): دوران نماز عمل کثیر کرنا خواہ ہاتھ سے ہو خواہ کسی اور طریقہ سے ہو (اور عمل
کثیر وہ ہوتا ہے جس کو دیکھنے والا یہ سمجھے کہ یہ صاحب نماز میں نہیں ہیں)
(دہم): نماز کے دوران جان بوجھ کر یا بھول کر باتیں کرنا۔
(یازدہم): نماز کے دوران کھانا یا پینا۔
(دوازدہم): نمازی آدمی دوران نماز تکلیف کی وجہ سے آہ یا کوئی غم کی خبر سن کر اوہ
کہے اس سے بھی نماز ٹوٹ جائے گی۔
(سیردہم): دوران نماز قہقہہ لگانا، یا اونچی آواز سے ہنسا؛ چہار دہم: بے ہوش ہو جانا
بھی نماز کو توڑ دیتا ہے۔

(نماز فاسد ہونے کا حکم)

اگر کوئی شخص اپنی نماز میں:

- ان مذکورہ اعمال میں سے کوئی عمل سرانجام دے خواہ وہ جان بوجھ کر ہو یا
بھولے سے نمازی کی نماز فاسد ہو جائے گی اور ایسی صورت میں نماز کا اعادہ لازم ہے

ترجمہ: علقمہ بن قیس نخعی کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ امام کے پیچھے جہری و سری کی نماز میں قرأت نہیں کرتے تھے نہ پہلی دو رکعتوں میں اور نہ کچھلی دو رکعتوں میں اور جب اکیلے نماز پڑھتے تو پہلی دو رکعتوں میں فاتحہ اور کوئی سورت پڑھتے تھے اور کچھلی دو رکعتوں میں کچھ بھی نہیں پڑھتے تھے۔
مسئلہ (۱۳) اور اگر امام کی اقتدا میں نماز ادا کر رہے ہیں تو ثنا پڑھ کر خاموش ہو جائیں خود قرأت نہ کریں بلکہ امام کی قرأت کی جانب خاموشی کے ساتھ دھیان لگائے رکھیں۔

(۲) وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ

(الاعراف: پ ۹)

ترجمہ: اور جب قرآن پڑھا جائے تو اس کی طرف کان لگائے رہو اور خاموش رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

(۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّمَا جَعَلَ

الْإِمَامَ لِيُؤْتِمَ بِهِ، فَإِذَا كَبَّرَ، فَكَبِّرُوا إِذَا قَرَأَ فَانصِتُوا، الْحَدِيثُ (نَالِ:

۱۰۷، ابن ماجہ ۶۱، مسند احمد ۶۲، ۳، شرح معانی الآثار: ۱۳۹/۱، مصنف ابن ابی شیبہ: ۱/

۳، ۷، وصححه امام مسلم و آخرون)۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے

فرمایا امام تو اسی لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے، لہذا جب امام تکبیر کہے تو اس کے بعد تکبیر کہو اور جب وہ قرأت کرے تو تم لوگ خاموش رہو۔

مسئلہ (۱۴) جب امام سورۃ فاتحہ کی قرأت کرتے وقت "ولا

الضالین" پڑھو گئے تو امام اور مقتدی سب آہستہ آواز سے "آمین" کہیں۔

عن أبي هريرة قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعلمنا بقول: لا تبادروا الإمام. إذا كبر فكبروا وإذا قال ولا الضالين فقولوا: آمين وإذا ركع فاركعوا وإذا قال سمع الله لمن حمده فقولوا: اللهم ربنا لك الحمد. (صحیح مسلم ۱/۷۷)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں (طریقہ نماز) سکھاتے ہوئے فرماتے تھے امام سے سبقت نہ کرو امام جب تکبیر کہے تو اس کے بعد تکبیر کہو اور امام جب "ولا الضالین" کہے تو تم سب آمین کہو اور وہ جب رکوع میں جائے تو اس کے بعد رکوع میں جاؤ اور وہ جب سمع اللہ لمن حمده کہے تو تم سب اللہم ربنا لك الحمد کہو۔

عن أبي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه قال: إذا أَمَّن الإمام فأقنوا؛ فإنه من وافق تأمينه تأمين الملائكة غفر له ما تقدم من ذنبه (رواه الجماعة).

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام جب آمین کہے تو تم لوگ آمین کہو کیوں کہ جس شخص کا آمین کہنا فرشتوں کے آمین کہنے سے موافق ہو جائے گا اس کے اگلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

مسئلہ قرأت سے فارغ ہو جائیں تو تکبیر کہتے ہوئے رکوع میں جائیں۔

(۱) عن أنس قال: قال لي يعني النبي صلى الله عليه وسلم: يا بني! إذا ركعت فضع كفك على ركبتيك وفرج بين أصابعك وارفع يديك عن جنبك. (نصب الرأية: ۲۱۷، ۳) وصح ابن حبان: ۲۷۶، ۳، وعن ابن عمر بن الخطاب عن أبيه عن النبي صلى الله عليه وسلم: (۱۵۱/۲)

ترجمہ: خادم رسول انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھ سے نبی پاک ﷺ نے فرمایا اے بیٹے جب رکوع کرو تو دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھو اور انگلیوں کے درمیان کشادگی رکھو اور ہاتھوں کو پہلو سے دور رکھو۔

(۲) عن أبي حميد قال: إن رسول الله ﷺ ركع، فوضع يديه على ركبتيه كأنه قابض عليهما ووتر يديه ففخاهما عن جنبيه. (سنن ترمذی ۶۰/۱) وقال هذا حديث حسن صحيح، وهو الذي اختاره أهل العلم الخ. ترجمہ: حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے رکوع کیا تو ہاتھوں کو اپنے گھٹنوں پر اس طرح رکھا کہ گویا انھیں پکڑے ہوئے ہیں اور بازو کو تان کر اپنے پہلوؤں سے دور رکھا۔

مسئلہ (۱۹) رکوع میں کم از کم اتنی دیر رکھیں کہ اطمینان سے تین مرتبہ سبحان ربی العظیم کہا جاسکے۔

مسئلہ رکوع میں پاؤں سیدھے رکھیں ان میں خم نہ ہونا چاہئے اور دونوں ہاتھ گھٹنوں پر اس طرح رکھیں کہ ہاتھوں کی انگلیاں کشادہ ہوں اور بازو سیدھے تے ہوئے پہلو سے دور رہیں۔

(۱) عن عائمة قالت: وكان رسول الله ﷺ إذا رفع رأسه من الركوع لم يسجد حتى يستوى قائماً. (صحیح مسلم: ۱۹۴/۱)
ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع سے سر اٹھاتے تو خوب سیدھے کھڑے ہونے سے پہلے سجدہ نہیں کرتے تھے۔

مسئلہ ۱۱ امام کے رکوع سے سر اٹھانے سے پہلے اگر آپ رکوع میں مل جائیں تو آپ رکعت کو پا جائیں گے۔

من أبي هريرة ان رسول الله ﷺ قال: من أدرك ركعة من الصلاة فقد أدركها قبل أن يقيم الإمام صليبه. (صحیح بخاری: ۴۵۸۳، صحیح ابن حبان)
ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے امام کے پشت اٹھانے سے پہلے رکوع کو پایا اس نے رکعت پالی۔

عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: إذا قال الإمام: "سمع الله لمن حمده" فقولوا: اللهم ربنا لك الحمد، فإنه من وافق قوله قول الملائكة غفر له ما تقدم من ذنبه. (صحیح بخاری: ۱۰۹۱، صحیح مسلم: ۱۷۶/۱)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امام جب سمع اللہ لمن حمده کہے تو تم لوگ (یعنی مقتدی) اللهم ربنا لك الحمد، کہو۔

مسئلہ (۱) رکوع و سجدے میں نام سے پہلے بھی سر نہ اٹھائیں۔

(۱) عن ابی ہریرۃ "مرفوعاً" اما یخشی احدکم او الایخشی
احدکم اذا رفع رأسہ قبل الإمام أن یجعل اللہ رأسہ رأس حمار،
او یجعل اللہ صورۃ صورۃ حمار۔ (صحیح بخاری: ۹۶۲، صحیح مسلم: ۱۸۱/۱)
ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان
نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی ڈرتا نہیں جب وہ اپنا سر امام
سے پہلے اٹھاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے سر کو یا اس کی صورت کو گدھے کے سر یا
صورت کی طرح بنا دے گا۔

مسئلہ (۲) اکیلے نماز پڑھنے والے رکوع سے اٹھنے کے وقت
"سمع اللہ لمن حمدہ اور" ربنا لک الحمد" دونوں کہیں۔

(۲) عن عائلۃ قالت: وکان رسول اللہ ﷺ اذا رفع رأسہ
من الركوع لم یسجد حتی یستوی قائماً۔ (صحیح مسلم: ۱۹۳/۱)
ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم جب رکوع سے سر اٹھاتے تو خوب سیدھے کھڑے ہونے سے پہلے
سجدہ نہیں کرتے تھے۔

مسئلہ (۳) قومہ کے بعد تکبیر کہتے ہوئے سجدہ میں جائیں، سجدہ
میں جاتے وقت درج ذیل باتوں کا خیال رکھیں۔
(الف) سب سے پہلے گھٹنوں کو خم دے کر انھیں زمین کی طرف لے
جائیں۔

(ب) جب گھٹنے زمین پر ٹک جائیں تو اس کے بعد سینے کو جھکائیں۔
(ج) گھٹنوں کو زمین پر رکھنے کے بعد ہاتھ پھر ناک پھر پیشانی زمین پر
رکھیں۔

مسئلہ (۱۰) سجدہ میں پیشانی دونوں ہاتھ کے درمیان رکھیں۔

(۱) عن وائل بن حجر "مرطوعا" فلما سجد سجد بین کفیه. (مسلم: ۱۷۳/۱)

ترجمہ: حضرت وائل بن حجر روایت کرتے ہیں کہ پھر جب آنحضرت ﷺ نے سجدہ کیا تو سجدہ کیا دونوں ہتھیلیوں کے درمیان (یعنی پیشانی کو دونوں ہتھیلیوں کے بیچ میں رکھا)۔

(۲) وعنه قال: ومقت النبي ﷺ فلما سجد وضع يديه حذاء أذنيه. (سنن الترمذی: ۱۶۶/۱، شرح معانی الآثار: ۱۵۱/۱، مصنف عبد الرزاق: ۷۵۲/۲، مسند احمد: ۷/۲۷۷)
ترجمہ: حضرت وائل بن حجر ہی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ نے سجدہ کیا تو ہاتھوں کو کانوں کے برابر رکھا۔

سجدے میں جب ہاتھوں کو کانوں کے برابر رکھا جائے گا تو لامحالہ پیشانی ہاتھوں کے بیچ میں ہوگی۔

مسئلہ (۱۰) بحالت سجدہ ہاتھ کی انگلیوں کو ملا کر قبلہ رخ رکھیں اور پیر کی انگلیوں کو بھی قبلہ کی جانب موڑے رکھیں۔

عن ابی حمید الساعدی قال: کان النبی ﷺ إذا هوى إلى الأرض ساجدا جافى عضديه عن ابطنيه وفتح أصابع رجلیه. (سنن نسائی: ۱۶۶/۱، سنن ابوداؤد: ۱۳۸/۱)

ترجمہ: حضرت ابو حمید الساعدی سے منقول ہے کہ نبی پاک ﷺ جب زمین پر گرتے سجدہ کے لیے تو اپنے بازو کو بغل سے دور رکھتے اور پیر کی انگلیوں کو موڑ دیتے (تاکہ قبلہ رخ ہو جائیں)۔

مسئلہ اکہنوں کو زمین پر نہ بچائیں بلکہ زمین سے اٹھی رکھیں۔

عن انس قال: قال رسول الله ﷺ: اعتدلوا في السجود ولا يسط أحدكم فروعیه انبساط الكلب. (صحیح بخاری: ۱۱۳/۱، صحیح مسلم: ۱۹۳/۱)
ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا سجدہ میں درست رہو اور تمہارا کوئی اپنے بازوؤں کو زمین پر نہ بچائے جس طرح سے کہ کتا زمین پر بازوؤں کو بچاتا ہے۔

مسئلہ (۱) سجدہ سے فارغ ہو جائیں تو تکبیر کہتے ہوئے سر اٹھائیں اور بایاں پیر بچھا کر اس پر بیٹھ جائیں اور دایاں پاؤں اس طرح کھڑا رکھیں کہ اس کی انگلیاں قبلہ رخ ہو جائیں۔

(عن عائشة (مرفوعاً) وكان إذا رفع رأسه من الركوع لم يسجد حتى يستوي قائماً وكان إذا رفع رأسه من السجدة لم يسجد حتى يستوي جالساً وكان يقول في كل ركعتين التحية وكان يفتش رجله اليسرى وينصب رجله اليمنى). (صحیح مسلم: ۱/۱۹۴)

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رکوع سے سر اٹھاتے تو سجدہ میں نہ جاتے یہاں تک کہ سیدھے کھڑے ہو جاتے، اور جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو دوسرا سجدہ نہ کرتے یہاں تک کہ سیدھے بیٹھ جاتے اور فرماتے تھے کہ ہر دو رکعت میں التحیات ہے اور بایاں پاؤں بچھاتے اور دایاں پیر کھڑا رکھتے۔

مسئلہ (۲) جلسہ میں کم از کم اتنی دیر بیٹھیں کہ اس میں ”رب اغفر لی“ کہہ سکیں۔

: عن حذيفة (مرفوعاً) وكان يقول بين السجدة بين ”رب اغفر لي ، رب اغفر لي“ . (سنن نسائي: ۱/۱۷۲، سنن دارمی: ۱/۳۴۹، طبع کراچی و رواہ ابو داؤد ضمن حدیث طویل فی کتاب الصلوٰۃ باب ما يقول الرجل في ركوعه وسجوده: ۱/۱۲۷)

ترجمہ: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ دو رکعتوں کے درمیان یعنی جلسہ میں رب اغفر لی، رب اغفر لی کہتے تھے۔

مسئلہ (۱) جلسہ کے بعد تکبیر کہتے ہوئے دوسرے سجدہ میں جائیں اور اس سجدہ کو بھی پہلے سجدہ کی طرح ادا کریں۔

عن رفاعہ بن رافع (فی حدیث مسی صلاۃ مرفوعاً) ثم اسجد حتی تطمئن ساجداً ثم ارفع رأسک حتی تطمئن قاعداً ثم اسجد حتی تطمئن ساجداً، الحدیث۔ (سنن نسائی: ۱۲۱/۱، صحیح بخاری: ۹۸۶/۳، عن ابی حریرة) ترجمہ: حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پھر اطمینان کے ساتھ سجدہ کرو پھر سجدہ سے سر اٹھاؤ اور اطمینان سے بیٹھو اور بعد ازاں دوسرا سجدہ اطمینان کے ساتھ کرو۔

عن ابن عمر قال نہی رسول اللہ ﷺ أن يعتمد الرجل علی یدیه إذا نهض فی الصلاة. (سنن ابوداؤد: ۱۳۲/۱) ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے کہ نماز میں اٹھتے وقت آدمی ہاتھوں کو زمین پر ٹیک دے۔

(۲) عن ابی جحیفۃ عن علی رضی اللہ عنہ قال: إن من السنة فی الصلاة المكتوبة إذا نهض الرجل فی الركعتین الأولیین أن لا يعتمد بیدیه علی الأرض إلا أن یکون شیخاً کبیراً لا یستطیع. (مسند ابن ابی حنیہ: ۴۳۲/۱)

ترجمہ: ابو حنیفہ روی ہیں کہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ فرض نماز کی سنت میں سے ہے کہ آدمی جب پہلی رکعتوں سے اٹھے تو زمین پر ٹیک نہ لگائے مگر جب کہ نہایت بوڑھا ہو کہ بغیر ٹیک لگائے اٹھنے کی طاقت نہ رکھتا ہو۔

مسئلہ (۱) دوسری رکعت میں ثنا اور اعوذ باللہ نہ پڑھیں بلکہ آہستہ سے بسم اللہ پڑھ کر قرأت شروع کر دیں اور باقی احکام میں دوسری رکعت پہلی رکعت ہی کی طرح ہے۔

مسئلہ التحیات پڑھتے وقت جب اشہد ان لا یرفعون تو شہادت کی انگلی سے اشارہ کریں جس کا طریقہ یہ ہے کہ بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کو ملا کر حلقہ بنائیں اور چنگلی اور اس کے برابر واپس انگلی کو بند کر لیں، اور شہادت (یعنی کلمہ) کی انگلی کو اس طرح اٹھائیں کہ قبلہ کی جانب جھکی ہوئی ہو بالکل سیدھی آسمان کی طرف نہ اٹھائیں۔

عن عبد اللہ بن الزبیر انہ ذکر أن النبی ﷺ کان یشیر باصبعه إذا دعا ولا یحرکها. (سنن ابوداؤد: ۱۳۲۱، قال النووی اسنادہ صحیح)
ترجمہ: عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اللہ کے نبی ﷺ جب اللہ کو توحید کے ساتھ پکارتے تو اپنی انگلی مبارک سے اشارہ کرتے اور انگلی کو اٹھاتے وقت ہلاتے نہیں تھے۔

(۲) عن ابن عمر أن رسول اللہ ﷺ کان إذا قعد فی التشہد وضع یدہ الیسری علی ركبته الیسری ووضع یدہ الیمنی علی ركبته الیمنی وعقد ثلاثاً وخمسين وأشار بالسبابة. (صحیح مسلم: ۲۱۶)
ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب تشہد پڑھنے کے لیے بیٹھے تو بائیں ہاتھ کو بائیں گھٹنے پر رکھتے اور دائیں ہاتھ کو دائیں گھٹنے پر رکھتے اور تین کا عقد کر کے شہادت کی انگلی سے اشارہ کرتے۔
نوٹ: چنگلی اور اس کے متصل انگلی نیز بیچ کی انگلی بند کر کے شہادت کی انگلی اور انگوٹھے سے حلقہ بنانے کو عقد ثلاث و خمسين کہا جاتا ہے۔

مسئلہ اثنا، اعوذ باللہ، بسم اللہ کی طرح التحیات بھی آہستہ پڑھیں۔

(عن ابن مسعود قال من السنة ان يخفى التشهد. (سنن ابوداؤد: ۱۴۲۱، سنن ترمذی: ۶۵۱، وحسنہ و مستدرک حاکم: ۲۶۷۱، و صحیحہ)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ التحیات کا آہستہ پڑھنا سنت میں سے ہے۔

مسئلہ (۱) فریضہ واجب اور سنت مؤکدہ نمازوں کے پہلے قعدہ میں التحیات پڑھ کر تیسری رکعت کے لیے اٹھ جائیں التحیات پر کچھ اضافہ کریں۔

مسئلہ (۱) نماز کے آخر میں قعدہ اولیٰ کی طرح پھر بیٹھیں اور التحیات کے ساتھ درود شریف بھی پڑھیں۔

(۱) عن عبد الرحمن بن أبي لیلی قال لقيني كعب بن عجرة فقال ألا أهدى لك هدية سمعتها من النبي ﷺ فقلت بلى فأهدهالي، فقال سألت رسول الله ﷺ فقلنا يا رسول الله كيف الصلوة عليكم أهل البيت فإن الله قد علمنا كيف نسلم عليك فقال قولوا.

اللهم صل على محمد وعلى آل محمد كما صليت على إبراهيم وعلى آل إبراهيم إنك حميد مجيد، اللهم بارك على محمد وعلى آل محمد كما باركت على إبراهيم وعلى آل إبراهيم إنك حميد مجيد. (صحیح بخاری: ۴۷۷۱، صحیح مسلم: ۱۷۵۱)

مسئلہ . درود شریف کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول کوئی دعا پڑھیں۔

عن ابی بکر الصدیق انه قال لرسول اللہ ﷺ: علمنی دعاء ادعوبه فی صلاتی؟ قال: قل اللهم انی ظلمت نفسي ظلماً كثيراً ولا یغفر الذنوب إلا أنت فاغفر لی مغفرة من عندك وارحمنی انک انت الغفور الرحیم. (صحیح بخاری: ۱۱۵۱، صحیح مسلم: ۳۴۷۲)

ترجمہ: حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے رسول خدا ﷺ سے عرض کیا کہ حضور مجھے کوئی دعا سکھا دیجئے کہ میں اسے اپنی نماز میں کیا کروں تو آپ نے فرمایا (یہ دعا) کیا کرو:

اے اللہ میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کئے ہیں اور گناہوں کو آپ کے علاوہ کوئی بخشے والا نہیں ہے بس مجھے اپنی جانب سے مغفرت عطا فرمائے اور مجھ پر رحم کیجئے یقیناً آپ بخشش کرنے والے اور رحم کرنے والے ہیں۔

مسئلہ . ادعاء سے فارغ ہو کر دائیں بائیں جانب سلام پھیریں، سلام پھیرتے وقت گردن اتنی موڑیں کہ پیچھے بیٹھے آدمی کو آپ کے رخسار نظر آجائیں۔

عن عامر بن سعد عن ابیہ قال: كنت أرى رسول الله صلى الله عليه وسلم يسلم عن يمينه و عن يساره حتى أرى بياض خدّه. (صحیح مسلم: ۲۱۶۱)

ترجمہ: حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتا کہ آپ ﷺ دائیں اور بائیں جانب سلام پھیرتے یہاں تک کہ آپ کے رخسار مبارک کی سفیدی دیکھ لیتا۔

عن ابن مسعود أن النبي ﷺ كان يسلم عن يمينه و عن يساره السلام عليكم ورحمة الله، السلام عليكم ورحمة الله حتى أرى بياض خدّه (رواه الخمسة وصححه الترمذی۔ آثار السنن: ۱۲۵)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ دائیں بائیں سلام علیکم ورحمة اللہ، السلام علیکم ورحمة اللہ کہہ کر سلام پھیرتے تھے یہاں تک کہ آپ کے رخسار مبارک کی سفیدی نظر آ جاتی تھی۔

ضروری وضاحت

اگلی سطور میں نماز کا جو طریقہ بیان کیا گیا ہے وہ مردوں کے لیے ہے

عورتوں کی نماز بعض باتوں میں مردوں سے مختلف ہے لہذا خواتین نماز ادا کرتے وقت درج ذیل مسائل کا خیال رکھیں۔

مسئلہ ۱: (خواتین کے لیے بہتر یہی ہے کہ وہ اکیلے گھر میں نماز ادا کریں۔

عن عبد الله بن مسعود عن النبي ﷺ قال: صلاة المرأة في بيتها أفضل من صلاتها في حجرتها وصلاتها في مخدعها أفضل من صلاتها في بيتها. (سنن البوذاذ: ۸۴/۱، ومستدرک الحاكم وقال صحيح على شرط الشيخين والقره الذهبي)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا عورت کی نماز اپنے گھر میں گھر کے محن کی نماز سے بہتر ہے اور اس کی نماز گھر کی چھوٹی کوٹھری میں گھر کی نماز سے بہتر ہے (مطلب یہ ہے کہ عورت جس قدر پوشیدہ ہو کر نماز ادا کرے گی اسی قدر زیادہ ثواب کی مستحق ہوگی)۔
عن أم سلمة رضي الله عنها قالت: قال رسول الله ﷺ:

صلاة المرأة في بيتها خير من صلاتها في حجرتها وصلاتها في دارها خير من صلاتها في مسجد قومها. (رواه الطبراني في الأوسط بإسناد جيد الترغيب والترهيب: ۴۴۶/۱)

ترجمہ: حضرت ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عورت کی نماز اپنی کوٹھری میں بہتر ہے گھر کے بڑے کمرے کی نماز سے اور اس کی نماز اپنے گھر کے بڑے کمرے میں بہتر ہے گھر کے محن کی نماز سے اور اس کی نماز گھر کے محن میں بہتر ہے محن کی مسجد کی نماز سے۔

(۱) عن عبد الله عن النبي ﷺ قال المرأة عورة. (سنن ترمذی: ۱۸۹۸)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی پاک ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: عورت سر اپا پردہ ہے۔

(۲) عن عائشة أن النبي ﷺ قال: لا تقبل صلاة حائض إلا

بخمار. (سنن ترمذی: ۸۶۸۱ و سنن ابوداؤد: ۹۳۸۱)

ترجمہ: حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرتے بالغ عورت کی نماز بغیر اوڑھنی کے۔ (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت کے لیے سر کے بالوں کا چھپانا بھی ضروری ہے۔

(۳) عن عائشة أنها سئلت عن الخمار ؟ فقالت: إنما الخمار

ما واري البشرة والشعر. (السنن الکبریٰ: ۲۳۵۸۲)

ترجمہ: حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے اوڑھنی کے بارے میں پوچھا گیا؟ تو انھوں نے فرمایا اوڑھنی تو وہی ہے جو جسم کی کھال اور سر کے بال کو چھپالے۔ (اس سے معلوم ہوا کہ جس اوڑھنی سے کھال اور بال نظر آئیں وہ اوڑھنی ہے ہی نہیں)

(۴) عن الحسن قال: إذا بلغت المرأة الحيض ولم تغط أذنها

ورأسها لم تقبل لها صلاة. (مصنف ابی شیبہ: ۱۳۰۸۱)

ترجمہ: حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ عورت جب بالغ ہو جاتی ہے اور نماز میں اپنے کانوں اور سر کو نہیں چھپاتی تو اس کی نماز قبول نہیں کی جاتی۔

مسئلہ: اخواتین تکبیر تحریرہ میں ہاتھ کندھوں تک اٹھائیں

اسی میں ان کے لیے زیادہ پردہ پوشی ہے۔

(۱) عن وائل بن حجر قال: قال لي رسول الله صلى الله عليه

وسلم: يا وائل بن حجر! إذا صليت فاجعل يديك حذاء أذنك والمرأة

تجعل يديها هذا ثديها. (مجم طبرانی کبیر: ۱۸/۲۲)

ترجمہ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ

ﷺ نے فرمایا کہ جب تم نماز پڑھو تو ہاتھوں کو کانوں کے برابر اٹھاؤ اور عورت

اپنے ہاتھوں کو سینے کے برابر کرے۔

(۲) عن عبد ربه بن سليمان بن عمير قال: رأيت أم

الدرداء ترفع يديها في الصلاة حذو منكبيها. (جزء رفع اليدين

للبخاري: ۷/۱، مصنف ابن أبي شيبة: ۲۳۹/۱)

ترجمہ: عبد ربہ بن سلیمان سے مروی ہے کہ انھوں نے حضرت ام الدرداء

رضی اللہ عنہا کو دیکھا کہ وہ نماز میں ہاتھوں کو کندھوں کے برابر اٹھاتی تھیں۔

مسئلہ: اخواتین ہاتھ سینے پر باندھیں مردوں کی طرح

ناف سے نیچے نہیں۔

(۱) مولانا عبدالحی فرنگی محلی لکھتے ہیں۔

أما في حق النساء فاتفقوا على أن السنة لهن وضع اليدين

على الصدر. (العلية: ۱۵۶/۲)

ترجمہ: رہا عورتوں کے حق میں تو اس پر سب کا اتفاق ہے کہ عورتوں

کے لیے سینے پر ہاتھ باندھنا سنت ہے۔

مسئلہ: (۱) اخواتین سجدہ میں پیٹ کو راتوں سے اور بازو کو

پہلوؤں سے ملارہیں۔

عن يزيد بن أبي حبيب أنه صلى الله عليه وسلم مر على امرأتين تصليان، فقال: إذا سجدتما فضعما بعض اللحم إلى الأرض فإن المرأة ذلك ليست كالرجل. (مراسيل ابوداؤد ۸/۸، والسنن الكبرى: ۲۲۳/۲، فيه انقطاع وضعف)

ترجمہ: یزید بن ابی حبیب کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ گزرے دو عورتوں کے پاس سے جو نماز پڑھ رہی تھیں تو آپ نے ارشاد فرمایا تم جب سجدہ کرو تو اپنے جسم کے بعض حصہ کو زمین سے ملا لیا کرو کیوں کہ عورت (کی حالت سجدہ میں) مرد کی طرح نہیں ہے۔

(عن ابراهيم قال إذا سجدت المرأة فلترق بطنها بفخذيهها ولا ترفع عجزها ولا تجافي كما يجافي الرجل. (مصنف ابن أبي حية: ۳۰۳/۱))

ترجمہ: حضرت ابراہیم نخعی فرماتے ہیں کہ عورت جب سجدہ کرے تو اپنے پیٹ کو رانوں سے چپکا لے اور سرین کو اوپر نہ اٹھائے اور اعضاء کو مردوں کی طرح دور نہ کرے (بلکہ سب کو آپس میں ملائے رکھے)۔

(عن مجاهد أنه كان يكره أن يضع الرجل بطنه على فخذيه إذا سجد كما تضع المرأة. (مصنف ابن أبي حية: ۳۰۳/۱))

ترجمہ: حضرت مجاہد سے مروی ہے کہ وہ ناپسند کرتے تھے کہ مرد جب سجدہ کرے تو اپنے پیٹ کو رانوں سے چپکا دے جس طرح عورتیں چپکا دیتی ہیں۔

قال ابراهيم النخعي كانت المرأة تومر إذا سجدت أن تترق بطنها بفخذيهها كيلا ترتفع عجزها ولا تجافي كما يجافي الرجل. (السنن الكبرى: ۲۲۲/۲)

ترجمہ: ابراہیم نخعی نے کہا کہ عورت کو حکم دیا جاتا تھا کہ وہ جب سجدہ کریں تو اپنے پیٹ کو رانوں سے چپکا لیں تاکہ ان کی سرین اوپر نہ اٹھے اور عورت اپنے اعضاء کو مرد کی طرح ایک دوسرے سے الگ نہ رکھے (بلکہ انھیں ایک دوسرے سے ملا رکھے)

مسئلہ : ، فواتین دونوں سجدوں کے درمیان اور التحیات پڑھنے کے لیے جب بیٹھیں تو بائیں کولھے پر زمین سے ہچک کر بیٹھیں اور دونوں پاؤں دائیں طرف نکال دیں۔

ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ کان النساء یصلین علی عہد رسول اللہ ﷺ ؟ قال کن یتربعن ثم امرن ان يحتفظن یعنی بستویں جالسات علی اور اکھن۔ (جامع المسانید : ۱/۴۰۰)
ترجمہ : حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں عورتیں کس طرح نماز پڑھتی تھیں؟ تو انھوں نے فرمایا چار زانو بیٹھ کر پھر انھیں حکم ہوا کہ خوب سست سستا کر بیٹھیں یعنی اپنے (بائیں) کولھے پر جم کر بیٹھیں۔

: وضاحت

اوپر جہاں نماز کا طریقہ کا موضوع آیا ہے وہاں بھی مردوں اور عورتوں کی نماز میں فرق واضح کیا گیا ہیں

غسل کا طریقہ

غسل کے فرائض

غسل کی سنتیں

غسل کے مستحبات

غسل کے مسنون موقعے

غسل کا طریقہ

سب سے پہلے دونوں ہاتھ گٹھن کر لیں، پھر استنجا کریں اور اگر ظاہری نجاست کسی جگہ لگی ہے تو اسے دھو ڈالیں، پھر مسنون طریقے پر وضو کریں، خوب منہ بھر کر کلی کریں، روزہ نہ ہو تو غرارہ بھی کریں اور ناک میں خوب خیال کر کے پانی چڑھائیں، اگر پتھر یا ہکی زمین پر غسل کر رہے ہوں تو دونوں پاؤں بھی اسی وضو میں دھولیں وضو کے بعد تھوڑا سا پانی لیکر سارے بدن کو ملئیں، پھر تین مرتبہ سر پر پانی ڈالیں، اس کے بعد داہنے کندھے پر پھر بائیں کندھے پر پانی ڈالیں اور تمام بدن پر پانی پہنچائیں، بال برابر کوئی جگہ خشک رہ جائے گی تو غسل نہ ہوگا، پھر اس جگہ سے ہٹ جائیں اور پاؤں دھولیں، اگر وضو کے وقت پاؤں دھولتے تھے تو اب پاؤں دھونے کی ضرورت نہیں۔

غسل کے فرائض

غسل کے فرائض کی تعداد تین: (۳) ہے

(اول): کلی کرنا۔ (اس میں غرارہ کرنا یا گلے میں پانی پہنچانا لازم نہیں ہے)

(دوم): ناک میں پانی ڈالنا۔

(اس کی مقدار صرف ناک کی کچی ہڈی تک پانی کا پہنچانا لازم ہے اس سے زیادہ نہیں

بعض لوگوں کو دیکھا ہے کہ وہ پانی ناک میں یوں کھینچتے ہیں کہ وہ بعد میں ان کے لئے

تکلیف کا باعث بنتا ہے)

(سوم): سارے جسم کو ایک بار دھونا۔

غسل کی سنتیں

غسل میں بالترتیب یہ پانچ امور مسنون ہیں:

- ① دونوں ہاتھ گنوں تک دھونا۔
- ② استنجا کرنا اور جس جگہ بدن پر نجاست لگی ہو اسے دھونا۔
- ③ ناپاکی دور کرنے کی نیت کرنا۔
- ④ پہلے وضو کرنا۔
- ⑤ تمام بدن پر تین بار پانی بہانا۔ (رد المحتار و عامۃ الکتب)

غسل کے مستحبات

- غسل میں مستحبات کی تعداد چھ (۶) ہیں
- (اوّل): ایسی جگہ غسل کرے جہاں بے پردگی نہ ہوتی ہو؛
- (دوم): بلا وجہ اپنی ستر کو نہ دیکھے۔
- (سوم): دوران غسل باتیں نہ کرے
- (چہارم): اپنے پاؤں سب سے آخر میں دھوئے۔
- (پنجم): غسل کے بعد تولیہ وغیرہ سے اپنا جسم صاف کر لیں۔
- (ششم): غسل کے بعد نبی ﷺ پر درود پڑھے (کیونکہ آپ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے طہارت کے احکامات عنایت فرمائے ہیں)

غسل کے مسنون موقعے

- امام اعظم کے نزدیک مسنون غسل کے کل چار مقامات (۴) ہیں
- (اوّل): نماز جمعہ کے لئے غسل کرنا؛
- (دوم): عیدیں کے لئے غسل کرنا؛
- (سوم): یوم عرفہ کے لئے غسل کرنا؛
- (چہارم): میقات سے احرام باندھنے کی لئے غسل کرنا؛

مسجد کا بیان

مسجد میں داخل ہونے کی سنتیں

مسجد سے نکلنے کی سنتیں

مسجد کا بیان

اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کو آباد کرنا ان ہی لوگوں کا کام ہے جو اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان لائے اور نماز کی پابندی کی اور زکوٰۃ دی اور (اللہ تعالیٰ پر ایسا توکل کیا کہ) سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی اور سے نہ ڈرے۔ ایسے لوگوں کے بارے میں امید ہے کہ یہ لوگ ہدایت پانے والوں میں سے ہونگے یعنی اللہ تعالیٰ نے انہیں ہدایت دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔ (توبہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مساجد زمین میں اللہ تعالیٰ کے گھر ہیں۔ یہ آسمان والوں کیلئے ایسے چمکتے ہیں جیسا کہ زمین والوں کے لئے آسمان کے ستارے چمکتے ہیں۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت مسجد سے کوڑا کرکٹ اٹھاتی تھی۔ اس کا انتقال ہو گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے دفن کرنے کی اطلاع نہیں دی گئی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کا انتقال ہو جائے تو مجھے اس کی اطلاع دے دیا کرو۔ آپ نے اس عورت کی نماز جنازہ پڑھی اور ارشاد فرمایا: میں نے اسے جنت میں دیکھا اس لئے کہ وہ مسجد سے کوڑا کرکٹ اٹھاتی تھی۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس نے کوئی مسجد بنائی جس میں اللہ تعالیٰ کا نام لیا جاتا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک محل بنا دیتے ہیں۔ (ابن حبان)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صبح اور شام مسجد جانا اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرنے میں داخل ہے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: مسجد ہر مٹنے کا گھر ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لیا ہے کہ جس کا گھر مسجد ہو اسے راحت دوں گا، اس پر رحمت کروں گا، نیک صراط کا راستہ آسان کر دوں گا، اپنی رضا نصیب کروں گا اور اسے جنت عطا کروں گا۔
(طبرانی، معجم الزوائد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے مسجد کو ٹھکانا بنایا ہو یا تھا یعنی مسجد میں کثرت سے آتا جاتا تھا پھر وہ کسی کام میں مشغول ہو گیا یا بیماری کی وجہ سے رک گیا، پھر دوبارہ مسجد کو اسی طرح ٹھکانا بنالیا تو اللہ تعالیٰ اسے دیکھ کر ایسے خوش ہوتے ہیں جیسے کہ گھر کے لوگ اپنے کھوئے ہوئے کے واپس آنے پر خوش ہوتے ہیں۔
(ابن خیریتہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو لوگ کثرت سے مسجدوں میں جمع رہتے ہیں وہ مسجدوں کے کھونٹے ہیں۔ فرشتے ان کے ساتھ بیٹھتے ہیں۔ اگر وہ مسجدوں میں موجود نہ ہوں تو فرشتے انہیں تلاش کرتے ہیں۔ اگر وہ بیمار ہو جائیں تو فرشتے ان کی عیادت کرتے ہیں۔ اگر وہ کسی ضرورت کے لئے جائیں تو فرشتے ان کی مدد کرتے ہیں۔ آپ نے یہ بھی ارشاد فرمایا: مسجد میں بیٹھنے والا تین فائدوں میں سے ایک فائدہ حاصل کرتا ہے۔ کسی بھائی سے ملاقات ہوتی ہے جس سے کوئی دینی فائدہ ہو جاتا ہے یا کوئی حکمت کی بات سننے کو مل جاتی ہے یا اللہ تعالیٰ کی رحمت مل جاتی ہے جس کا ہر مسلمان کو انتظار رہتا ہے۔ (مسند احمد)

مسجد میں داخل ہونے کی سنتیں

❶ داخل ہونے سے پہلے بسم اللہ پڑھنا۔ (ابن ماجہ)

❷ پھر درود شریف پڑھنا۔ (ابن ماجہ)

❸ پھر یہ دعا پڑھتے ہوئے داخل ہونا:

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

تینوں کواکشفے اس طرح پڑھیں گے:

بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ، اَللّٰهُمَّ

اَفْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

ترجمہ ”میں اللہ کا نام لیکر داخل ہوتا ہوں اور درود و سلام ہو اللہ کے رسول پر

اے اللہ! میرے لئے تو اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔“ (ابن ماجہ)

❹ مسجد میں پہلے دایاں پاؤں داخل کرنا۔ (بخاری)

❺ اعتکاف کی نیت کرنا۔ (شامی)

مسجد سے نکلنے کی سنتیں

- ① پہلے بسم اللہ پڑھنا۔
- ② پھر درود شریف پڑھنا۔ (ابن ماجہ)
- ③ پھر یہ دعا پڑھتے ہوئے نکلتا:
اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ
تینوں کو اکٹھے اس طرح پڑھیں گے:
بِسْمِ اللَّهِ وَالصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ، اللَّهُمَّ إِنِّي
أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ
- ترجمہ: ”میں اللہ کا نام لیکر نکلتا ہوں اور درود و سلام ہو اللہ کے رسول پر،
اے اللہ! میں آپ سے آپ کا فضل مانگتا ہوں۔“ (ابن ماجہ)
- ④ مسجد سے پہلے بایاں پاؤں نکالنا۔ (ابن ماجہ)
- ⑤ پہلے دائیں پاؤں میں جوتا پہننا۔ (ترمذی)

اذان کا بیان

اذان و اقامت کی سنتیں

اذان کا بیان

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے بارہ سال اذان دی اس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔ اس کے لئے ہر اذان کے بدلہ میں ساٹھ نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور ہر اقامت کے بدلہ میں تیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ (مسند کحاکم)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤذن کی آواز جہاں تک پہنچتی ہے وہاں تک اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے، ہر جاندار اور بے جان جو اس کی اذان کو سنتے ہیں اس کے لئے مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ ہر جاندار اور بے جان اس کی اذان کا جواب دیتے ہیں۔ (مسند احمد، طبرانی، مجمع الزوائد)

حضرت ابوصحیحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے (مجھ سے) فرمایا: جب تم جنگلات میں ہوا کرو تو بلند آواز سے اذان دیا کرو کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: مؤذن کی آواز کو جو درخت، مٹی کے ڈھیلے، پتھر، جن اور انسان سنتے ہیں وہ سب قیامت کے دن مؤذن کے لئے گواہی دیں گے۔ (ابن خزیمہ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین قسم کے لوگ قیامت کے دن مشک کے ٹیلوں پر ہونگے۔ ان پر اگلے پچھلے سب لوگ رشک کریں گے۔ ایک وہ شخص جو دن رات کی پانچ نمازوں کے لئے اذان دیا کرتا تھا۔ دوسرا وہ شخص جس نے لوگوں کی امامت کی اور وہ اس سے راضی رہے۔ تیسرا وہ غلام جو اللہ تعالیٰ کا بھی حق ادا کرے اور اپنے آقاؤں کا بھی حق ادا کرے۔ (ترمذی)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو وقتوں کی دعائیں رد نہیں کی جاتیں۔ ایک اذان کے وقت دوسرے اس وقت جب گھمسان کی لڑائی شروع ہو جائے۔ (ابوداؤد)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے مؤذن کی اذان سننے کے وقت یہ کہا: **وَأَنَا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَخَدُّهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، وَجِئْتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا** تو اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ ترجمہ: میں بھی شہادت دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تھا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اور یہ شہادت دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں، اور میں اللہ تعالیٰ کو رب ماننے پر، محمد ﷺ کو رسول ماننے پر اور اسلام کو دین ماننے پر راضی ہوں۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان دینے کھڑے ہوئے۔ جب اذان دے چکے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص یقین کے ساتھ ان جیسے کلمات کہتا ہے جو مؤذن نے اذان میں کہے وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (مسند رک حاکم)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اذان اور اقامت کے درمیانی وقت میں دعا نہ پڑھیں ہوتی یعنی قبول ہوتی ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم کیا دعا مانگیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی عافیت مانگا کرو۔ (ترمذی)

اذان و اقامت کی سنتیں

- ۱ اذان با وضو دینا۔
- ۲ اذان مسجد سے باہر دینا۔
- ۳ اذان کسی اونچی اور بلند جگہ پر دینا۔
- ۴ اذان و اقامت قبلہ رو ہو کر کہنا۔
- ۵ اذان کے کلمات ٹھہر ٹھہر کر ادا کرنا اقامت کے کلمات دہلی کیساتھ ادا کرنا۔
- ۶ اذان اور اقامت دونوں میں **حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ** اور **حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ** کہتے وقت مؤذن کا دائیں اور بائیں طرف منہ پھیرنا۔
- وضاحت: دائیں بائیں طرف منہ پھیرتے وقت سینہ ہر قدم قبلہ رخ ہو رہا ہے۔
- ۷ اذان کا جواب دینا۔
- وضاحت: اذان کے جواب کا طریقہ یہ ہے کہ جو کلمات مؤذن کہتا جائے وہی کلمات سننے والا دہراتا جائے۔ مگر جب مؤذن **حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ** اور **حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ** کہے تو ان دونوں کلمات کے جواب میں سننے والا **لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ** کہے۔
- وضاحت: اذان فجر میں **الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ** کے جواب میں ”**صَلَّيْتُ وَبَرَزْتُ وَبِالْحَقِّ نَطَقْتُ**“ کہنا، اس کا سنت سے ثبوت نہیں ملتا۔ لہذا اس کلمہ کے جواب میں بھی یہی کلمہ (الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ) دہرانا چاہئے۔ تاہم **صَلَّيْتُ وَبَرَزْتُ** الخ کو مسنون جواب نہ سمجھا جائے اور

و یہی پڑھ لیا جائے تو اس کی گنجائش ہے۔

۸ اذان کی طرح اقامت کا جواب بھی دینا۔

وضاحت: اقامت کے جواب کا بخیر وہی طریقہ ہے جو اذان کے جواب کا ہے، لیکن اقامت سننے والا قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ کے جواب میں اَقَامَهَا اللَّهُ وَ اَذَامَهَا کہے گا۔

۹ اذان کے جواب کے بعد درود شریف پڑھ کر دعاء وسیلہ پڑھنا۔

دعاء وسیلہ یہ ہے:

اللَّهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدُّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ آتِ مُحَمَّدِنِ
الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَاماً مَحْمُودِينَ إِلَيْنِ وَعَلَقَهُ

ترجمہ: ”اے اللہ! اس پوری پکار کے رب اور قائم ہو نیوالی نماز کے رب
احمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ عطا فرما اور ان کو فضیلت عطا فرما اور ان کو مقام محمود پر
پہنچا جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے۔“

فائدہ: اس دعا پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت اور حسن خاتمہ کی بشارت آئی ہے

۱۰ شہادتین کے جواب کے بعد یہ دعا پڑھنا:

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ
وَرَسُولُهُ، وَحُيِّتُ بِاللَّهِ رَبِّنا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولنا وَبِالْإِسْلَامِ دِيننا

ترجمہ: ”میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے اس کا
کوئی شریک نہیں اور یہ گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے
بندے اور رسول ہیں۔ میں راضی ہوں اللہ کو رب ماننے پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کو رسول ماننے پر اور اسلام کو دین ماننے پر۔“ (بخاری و مسلم ترمذی و جامع الکتاب المفید)

جمعہ کی فضیلت اور بیان

جمعہ کی سنتیں

جمعہ کی فضیلت اور بیان

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اچھی طرح وضو کرتا ہے، پھر جمعہ کی نماز کے لئے آتا ہے، خوب دھیان سے خطبہ سنتا ہے اور خطبہ کے دوران خاموش رہتا ہے تو اس جمعہ سے گزشتہ جمعہ تک اور مزید تین دن کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ جس شخص نے کنکریوں کو ہاتھ لگایا یعنی دوران خطبہ ان سے کھیلتا رہا (یا ہاتھ، چٹائی، کپڑے وغیرہ سے کھیلتا رہا) تو اس نے فضول کام کیا (اور اس کی وجہ سے جمعہ کا خاص ثواب ضائع کر دیا)۔ (مسلم)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن غسل کرتا ہے، جتنا ہو سکے پاکی کا اہتمام کرتا ہے اور تیل لگاتا ہے یا اپنے گھر سے خوشبو استعمال کرتا ہے پھر مسجد جاتا ہے۔ مسجد پہنچ کر جو دو آدمی پہلے سے ساتھ بیٹھے ہوں ان کے درمیان میں نہیں بیٹھتا اور جتنی توفیق ہو جمعہ سے پہلے نماز پڑھتا ہے۔ پھر جب امام خطبہ دیتا ہے اس کو توجہ اور خاموشی سے سنتا ہے تو اس شخص کے اس جمعہ سے گزشتہ جمعہ تک کے گناہوں کو معاف کر دیا جاتا ہے۔ (بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ جمعہ کے دن ارشاد فرمایا: مسلمانو! اللہ تعالیٰ نے اس دن کو تمہارے لئے عید کا دن بنایا ہے لہذا اس دن غسل کیا کرو اور مسواک کا اہتمام کیا کرو۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جمعہ کے دن ایک گھڑی ایسی ہوتی ہے کہ مسلمان بندہ اس میں اللہ تعالیٰ سے جو مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو ضرور عطا فرما دیتے ہیں اور وہ گھڑی عصر کے بعد ہوتی ہے۔ (مسند احمد، الفتح الربانی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب جمعہ کا دن ہوتا ہے فرشتے مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ پہلے آنے والے کا نام پہلے، اس کے بعد آنے والے کا نام اس کے بعد لکھتے ہیں (اسی طرح آنے والوں کے نام ان کے آنے کی ترتیب سے لکھے رہتے ہیں)۔ جو جمعہ کی نماز کے لئے سویرے جاتا ہے اسے اونٹ صدقہ کرنے کا ثواب ملتا ہے۔ اس کے بعد آنے والے کو گائے صدقہ کرنے کا ثواب ملتا ہے۔ اس کے بعد آنے والے کو مینڈھا، اس کے بعد والے کو مرغی، اس کے بعد والے کو اٹھ اصدقہ کرنے کا ثواب ملتا ہے۔ جب امام خطبہ دینے کے لئے آتا ہے تو فرشتے اپنے وہ رجسٹر جن میں آنے والوں کے نام لکھے گئے ہیں لپیٹ دیتے ہیں اور خطبہ سننے میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ (بخاری)

حضرت یزید بن ابی مریم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں جمعہ کی نماز کے لئے پیدل جا رہا تھا کہ حضرت عبایہ بن رفاعہ مجھے مل گئے اور فرمانے لگے: تمہیں خوشخبری ہو کہ تمہارے یہ قدم اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ہیں۔ میں نے ابو عبس رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے قدم اللہ تعالیٰ کے راستہ میں غبار آلود ہوئے تو وہ قدم دوزخ کی آگ پر حرام ہیں۔ (ترمذی)

حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص جمعہ کے دن خوب اچھی طرح غسل کرتا ہے، بہت سویرے مسجد جاتا ہے، پیدل جاتا ہے سواری پر سوار نہیں ہوتا، امام سے قریب ہو کر بیٹھتا ہے اور توجہ سے خطبہ سنتا ہے اس دوران کسی قسم کی بات نہیں کرتا، خاموش رہتا ہے تو وہ جتنے قدم چل کر مسجد آتا ہے اسے ہر قدم کے بدلے ایک سال کے روزوں کا ثواب اور ایک سال کی راتوں کی عبادت کا ثواب ملتا ہے۔ (ابوداؤد)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن اچھی طرح غسل کرتا ہے، بہت سویرے جمعہ کے لئے جاتا ہے، امام کے بالکل قریب بیٹھتا ہے اور خطبہ توجہ سے سنتا ہے اس دوران خاموش رہتا ہے تو وہ جتنے قدم چل کر مسجد آتا ہے اسے ہر قدم کے بدلے سال بھر کی تہجد اور سال بھر کے روزوں کا ثواب ملتا ہے۔ (مسند احمد)

جمعہ کی سنتیں

- ① جمعہ کے دن یہ کام کرنا: غسل کرنا، اچھے اور صاف کپڑے پہننا، تیل لگانا، خوشبو لگانا، زیناف بال صاف کرنا، ناخن کاٹنا۔
 - ② مسجد میں جلد جانے کی فکر کرنا۔
 - ③ پیدل جانا۔
 - ④ امام کے قریب بیٹھنے کی کوشش کرنا۔
 - ⑤ اگر صغیر ہوں تو لوگوں کی گردنیں نہ ٹھانڈ کر آگے نہ بڑھنا۔
 - ⑥ کوئی فضول کام نہ کرنا، مثلاً اپنے کپڑے یا بالوں سے کھیلنا۔
 - ⑦ خطبہ غور سے سنانا۔
 - ⑧ سورہ کہف کی تلاوت کرنا۔
- وضاحت: حدیث میں سورہ کہف کی تلاوت پر قیامت کے اندھیروں میں روشنی، گزشتہ جمعہ سے اس جمعہ تک کے تمام صغیرہ گناہوں کی معافی اور دجال کے فتنہ سے محفوظ ہونے کی بشارت ہے۔
- ⑨ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود شریف پڑھنا۔
 - ⑩ جمعہ کی نماز میں امام کا پہلی رکعت میں سورۃ سَبَّحِ اسْمَ رَبِّکَ الاَعْلٰی اور دوسری رکعت میں سورۃ هَلْ اَتَاکَ حَدِیثُ الْغَاشِیَةِ پڑھنا۔
- (الدر المختار وحملۃ الکلب)

عیدین کی سنتیں

- ① نیند سے جلدی بیدار ہو کر صبح کی نماز محلے کی مسجد میں ادا کرنا
- ② غسل کرنا۔
- ③ مسواک کرنا (اگرچہ پہلے وضو کے ساتھ مسواک کر لی ہو)
- ④ اپنے کپڑوں میں سے عمدہ اور صاف ستر الباس پہننا۔
- ⑤ خوشبو لگانا۔
- ⑥ عید الفطر میں عید گاہ جانے سے پہلے کوئی میٹھی چیز (مثلاً کھجور) کھانا اور عید الاضحیٰ میں قربانی کے گوشت سے کھانے کی ابتدا کرنا۔
- ⑦ اپنی مالی حیثیت کے مطابق صدقہ و خیرات کا اہتمام کرنا۔
- ⑧ خوشی اور فرحت کا اظہار کرنا۔
- ⑨ اگر صدقہ فطر (فطرانہ) واجب ہو تو عید گاہ جانے سے پہلے صدقہ فطر لانا کرنا۔
- ⑩ عید گاہ جلدی اور پیدل پہنچنا۔
- ⑪ عید گاہ جاتے ہوئے راستے میں عید الفطر کے دن آہستہ اور عید الاضحیٰ کے دن ہاواز بلند تکبیر تشریق کہنا۔
- ⑫ تکبیر کے الفاظ یہ ہیں: اللّٰهُ اَكْبَرُ، اللّٰهُ اَكْبَرُ، لا اِلهَ اِلاَّ اللّٰهُ، واللّٰهُ اَكْبَرُ، اللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ۔
- ⑬ عید الفطر کے خطبہ میں صدقہ فطر اور عید الاضحیٰ کے خطبہ میں قربانی اور تکبیر تشریق وغیرہ کے احکام بیان کرنا۔
- ⑭ عید کی نماز عید گاہ میں ادا کرنا، یعنی بلا عذر شہر کی مسجد میں نہ پڑھنا۔
- ⑮ امام کا پہلی رکعت میں سورۃ الفاتحہ اور دوسری رکعت میں سورۃ الغاشیہ پڑھنا۔
- ⑯ ایک راستے سے عید گاہ جانا اور دوسرے راستے سے واپس لوٹنا۔

(الدر المختار وحاشیۃ المصنف)

سونے کی سنتیں

① سونے سے پہلے بسم اللہ کہتے ہوئے درج ذیل امور انجام دینا:-

(۱) دروازہ بند کرنا۔

(۲) گھر میں مشکیزہ وغیرہ ہو تو اس کا منہ باندھ دینا۔

(۳) برتنوں کو ڈھانک دینا۔

(۴) چراغ بجھا دینا۔

وضاحت: مسلم شریف کی ایک روایت میں ہے کہ ”برتنوں کو ڈھانک دو اور مشکیزوں کا منہ تسمہ سے باندھ دو، کیونکہ سال میں ایک رات ایسی ہوتی ہے جس میں وبا نازل ہوتی ہے وہ اس برتن پر گزرتی ہے جو ڈھانکا ہوا نہ ہو اور اس مشکیزہ پر گزرتی ہے جس کا منہ بندھا ہوا نہ ہو اس میں اس وباء کا کچھ حصہ ضرور داخل ہو جاتا ہے۔“ پھر فرمایا کہ ”اللہ کا نام لیکر دروازے بند کر دو اور مشکیزوں کے منہ باندھ دو اور برتنوں کو ڈھانک دو اور ہر موقع پر بسم اللہ پڑھو۔“ دوسری حدیث میں ہے کہ ”شیطان بند دروازہ کو نہیں کھولتا جب کہ اللہ کا نام لیکر بند کیا جائے۔“

سوتے وقت چراغ بجھانے کا بھی حکم فرمایا، جس کی وجہ ایک حدیث میں یہ بتائی ہے کہ شیطان چوسے کو یہ بتا دیتا ہے کہ تو بقی کھینچ کر لیجا (جھاگ لگنے کا ذریعہ بن جاتا ہے) اور ایک حدیث میں ہے کہ ”بلاشبہ یہ آگ تمہاری دشمن ہے، جب سونے لگو تو اسے بجھا کر سوؤ تا کہ اس سے تمہیں کوئی نقصان نہ پہنچے۔“ (مسلم)

② با وضو سونا۔ (مسلم ابوداؤد)

③ شب خوابی (سونے) کا لباس پہننا۔ (مسلم)

④ ہر آنکھ میں تین تین سلائی سرمہ لگانا۔ (مسلم ترمذی و مشکوٰۃ)

وضاحت: یہ مرد و عورت دونوں کیلئے مسنون ہے۔

⑤ سوتے وقت بستر کو تین بار جھاڑنا۔ (بخاری و مسلم)

⑥ داہنی کروٹ پر قبلہ رو ہو کر سونا۔ (ابوداؤد)

وضاحت: پیٹ پر لیٹنا (کہ سینہ زمین کی طرف اور پیٹھ آسمان کی طرف ہو) منع ہے، کیونکہ اس طرح شیطان سوتا ہے۔

② سونے سے پہلے سورہ فاتحہ، آیہ الکرسی، سورہ بقرہ کی آخری دو آیات، سورہ المجدہ، سورہ ملک، چاروں قل، درود شریف اور تسبیحاتِ فاطمی (یعنی ۳۳ بار سبحان اللہ، ۳۳ بار الحمد للہ، ۳۳ بار اللہ اکبر) پڑھنا۔ (بخاری ترمذی ابوداؤد)

③ سونے کی درج ذیل دعائیں پڑھنا:

﴿يَا مُسْمِكُ رَبِّي وَضَعْتُ جَنِيَّ وَبِكَ أَرْفَعُهُ ، إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي لَأَغْفِرَنَّهَا وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا لَأَحْفَظُهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ﴾
ترجمہ: ”اے میرے پروردگار! میں نے آپ کا نام لیکر اپنا پہلورکھا اور آپ ہی کی قدرت سے اس کو اٹھاؤں گا، اگر آپ (سوتے میں) میرے نفس کو روک لیں (یعنی مجھے موت دیدیں) تو میرے نفس کو بخش دیں، اور اگر آپ اسے زندہ چھوڑ دیں تو اپنی قدرت کے ذریعے اس کی حفاظت فرمائیں جس قدرت کے ذریعے آپ

اپنے نیک بندوں کی حفاظت فرماتے ہیں۔“ (بخاری مسلم و سنن ابی داؤد)
﴿يَسْمِ اللّٰهَ وَضَعْتُ جَنِيَّ ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوبِيْ وَاعْسَا شَيْطَانِيْ وَلَكَ رَهَائِيْ وَثِقَلُ مِيزَانِيْ وَاجْعَلْنِيْ لِي الْيَدِي الْاَعْلٰى﴾
ترجمہ: ”میں نے اللہ کے نام سے اپنا پہلورکھا (اور اسی کے نام سے اٹھاؤں گا) اے اللہ! آپ میرے گناہ معاف فرمادیجئے اور میرے شیطان کو مجھ سے دور فرمادیجئے اور میری گردن کو ہر ذمہ داری سے عہدہ برآ فرمادیجئے اور میرے اعمال کے ترازو کا پلہ بھاری فرمائیے اور مجھے بلند و بالا مجلس والوں میں شامل فرمائیے۔“

﴿اَللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ﴾

ترجمہ: ”اے اللہ! مجھے اپنے عذاب سے بچائیو، جس دن آپ اپنے بندوں کو (قبروں سے) اٹھائیں گے۔“

﴿اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَ اَحْيٰى

ترجمہ: ”اے اللہ! میں آپ کا نام لے کر مرتا اور جیتا ہوں۔“

﴿اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِيْ اِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِيْ اِلَيْكَ وَلَقَوْضْتَ اَمْرِيْ اِلَيْكَ وَالْجَاثِ ظَهَرِيْ اِلَيْكَ وَرَغْبَةُ وَرَهْبَةُ اِلَيْكَ لَا مَلْجَا وَلَا مُنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ اَمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ اَنْزَلْتَ وَنَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ

ترجمہ: ”اے اللہ! میں نے اپنی جان آپ کے سپرد کی، اور آپ کی طرف اپنا رخ کیا اور آپ ہی کو اپنا کام سونپا اور میں نے آپ ہی کا سہارا لیا، آپ کی نعمتوں کی رغبت رکھتے ہوئے اور آپ سے ڈرتے ہوئے، آپ کے علاوہ کوئی پناہ کی جگہ اور جائے نجات نہیں ہے، میں آپ کی کتاب پر ایمان لایا جو آپ نے

بازل فرمائی ہے اور میں نے آپ کے رسول کو مانا جسے آپ نے بھیجا ہے۔“

① رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان چیزوں پر آرام کرنا ثابت ہے،

ہذا اگر بیب سفت ان چیزوں کا استعمال کیا جائے تو موجب اجر و ثواب ہے:

(۱) بوریہ (۲) چٹائی (۳) کپڑے کافرش (۴) زمین

(۵) تخت (۶) چارپائی (۷) چڑا اور کھال۔ (زاوالعاد)

② اگر کوئی ڈراؤنا خواب نظر آئے اور آنکھ کھل جائے تو درج ذیل

دعا تین بار پڑھ کر بائیں طرف تھکاردیں اور کروٹ بدل کر سو جائیں:

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ وَخَسِرَ هَذِهِ الرُّؤْيَا

ترجمہ: ”میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے اور اس

خواب کے شر سے۔“ (مسلم)

کھانے کی سنتیں

- ① کھانے سے پہلے کلائی تک دونوں ہاتھ دھونا۔
- ② دسترخوان بچھانا۔ (ترمذی)
- ③ کھانا کھانے کے لئے اکڑوں (یعنی دونوں گھٹنے کھڑے کر کے بیٹھا کہ سرین بھی زمین سے اوپر رہے) یا ایک پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھ جانا اور دھرا گھٹنا کھڑا رکھنا یا دونوں زانوؤں کو زمین پر ٹیک کر جھک کر کھانا۔ (مرقاۃ)
- ④ کھانے سے پہلے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھنا۔ (بخاری و مسلم)
- ⑤ اگر شروع میں بِسْمِ اللّٰهِ بھول جائے تو بعد میں یاد آنے پر یوں پڑھنا:
بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلُهُ وَاٰخِرُهُ (ترمذی)
- ترجمہ: ”میں نے اس کھانے کے اول میں اور آخر میں اللہ کا نام لیا“
- ⑥ دائیں ہاتھ سے کھانا۔
- ⑦ کھانا ایک قسم کا ہوتا ہے اپنے سامنے سے کھانا۔ (بخاری و مسلم)
- ⑧ جس کھانے میں سب انگلیاں نہ لگانی پڑیں اس کو تین انگلیوں سے کھانا۔
- ⑨ کھانے کے بعد انگلیاں چاٹ لینا۔ (مسلم)
- وضاحت: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھانا کھانے کے بعد پہلے بیچ کی انگلی، پھر شہادت کی انگلی، پھر انگوٹھا چاٹتے تھے۔
- ⑩ پیالہ یا رکابی جس میں کھایا ہوا سے خوب صاف کر لینا۔ (ابن ماجہ)
- ⑪ اگر دسترخوان پر لقمہ گر جائے تو اٹھا کر صاف کر کے کھا لینا۔ (مسلم)
- ⑫ اگر سالن میں کسی گر پڑے تو اسے غوطہ دیکر پھینک دینا۔ (بخاری و ابوداؤد)
- وضاحت: چونکہ کسی کے ایک بازو میں بیماری ہے اور دوسرے میں شفا ہے اور یہ پہلے بیماری والے بازو کو ڈالتی ہے اس لئے دوسرے بازو سے اس کا تدارک ہو جائے گا۔

۱۴ کھانے میں کوئی عیب نہ نکالنا۔ (بخاری و مسلم)

۱۵ کھانا تواضع کے ساتھ کھانا، ٹیک لگا کر نہ کھانا۔ (بخاری و ابوداؤد)

۱۶ کھانے کے بعد یہ دعائیں پڑھنا:

☆ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِیْنَ

ترجمہ: ”سب تعریفیں اُس اللہ کیلئے ہیں جس نے ہمیں کھلایا، پلایا اور مسلمان بنایا۔“ (ترمذی و ابوداؤد)

☆ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ هٰذَا الطَّعَامَ وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ

فَہْرِ حَوْلی قِیْنِیْ وَلَا قُوَّةَ

ترجمہ: ”سب تعریفیں اُس اللہ کیلئے ہیں جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور مجھے نصیب کیا بغیر میری قوت اور کوشش کے۔“

☆ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْهِ وَاَطْعَمْنَا خَیْرًا مِنْهُ

ترجمہ: ”اے اللہ تو اس میں ہمیں برکت عطا فرما اور اس سے بہتر نصیب فرما۔“

☆ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَ وَسَقَىٰ وَسَوَّغَهُ وَجَعَلَ لَہٗ مَعْرُوجًا

ترجمہ: ”سب تعریفیں اُس اللہ ہی کیلئے ہیں جس نے کھلایا، پلایا اور

آسانی سے گلے سے اتارا اور اُس کے (فضلے کے) نکالنے کا راستہ بنایا۔“

۱۷ پہلے دسترخوان اٹھا کر پھر خود اٹھنا۔ (ابن ماجہ)

۱۸ دسترخوان اٹھانے کی دعا پڑھنا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا

مُبَارَکًا فِیْہِ خَیْرٌ مَّکْفِیٌّ وَلَا مُوَدَّعٌ وَلَا مُسْتَقْنٰی عَنْہُ رَبَّنَا

ترجمہ: ”سب تعریف اللہ کیلئے ہے، ایسی تعریف جو بہت پاکیزہ اور

بارک ہو، اے ہمارے رب! ہم اس کھانے کو کافی سمجھ کر، یا بالکل رخصت

کے، یا اس سے غیر محتاج ہو کر نہیں اٹھا رہے۔“ (بخاری)

۱۹ کھانے کے بعد ہاتھ دھو کر کلی کرنا۔ (ابن ماجہ)

۲۰ کسی کی دعوت کھانے کے بعد میزبان کو یہ دعا دینا:

اَللّٰهُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِیْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِیْ

ترجمہ: ”اے اللہ! جس نے مجھے کھلایا اُس کو کھلا اور جس نے

مجھے پلایا اس کو پلا۔“ (مسلم)

- ۲۰ دسترخوان زمین اور فرش پر بچھا کر کھانا۔ (مجمع الزوائد)
- ۲۱ کھانے کے درمیان کوئی آجائے تو اسے شرکت کی دعوت دینا۔ (ابن ماجہ)
- ۲۲ ساتھی کھانا کھا رہا ہے تو جتنا ہو سکے اسکے ساتھ کھانا کھاتے رہنا تاکہ وہ پیٹ بھر کر کھالے البتہ اگر کوئی مجبوری ہو تو عذر کر دینا۔ (ابن ماجہ)
- ۲۳ جس خادم نے کھانا پکایا ہے اُس کو کھانے میں شریک کرنا، یا کچھ کھانا اُس کو علیحدہ دے دینا۔ (ابن ماجہ)

پانی پینے کی سنتیں

- ① دائیں ہاتھ سے پینا، کیونکہ بائیں ہاتھ سے شیطان پیتا ہے۔ (مسلم)
- ② بیٹھ کر پینا۔ (مسلم)
- ③ بسم اللہ کہہ کر پینا اور پی کر الحمد للہ کہنا۔ (ترمذی)
- ④ تین سانس میں پینا اور سانس لیتے وقت برتن کو منہ سے الگ کرنا۔ (مسلم)
- ⑤ پینے کی چیز میں پھونک نہ مارنا۔
- ⑥ برتن کے ٹوٹے ہوئے کنارے کی طرف سے نہ پینا۔ (ابوداؤد)
- ⑦ ٹھنک اور کسی بھی ایسے برتن سے منہ لگا کر نہ پینا جس سے یکدم پانی زیادہ آ جانے کا احتمال ہو، یا یہ اندیشہ ہو کہ اس میں سانپ، بچھو یا کوئی موذی جانور آ جائے۔ (بخاری و مسلم)
- ⑧ پانی پینے کے بعد دوسروں کو دینے کی صورت میں پہلے داہنے والے کو دینا پھر اس کے ساتھ والے کو اور پھر اسی ترتیب سے دور ختم ہو۔ (بخاری و مسلم)
- وضاحت: چائے یا شربت پیش کرنے میں بھی یہی تفصیل ہے۔

⑨ پلانے والے کا خود آخر میں پینا۔ (ترمذی)

⑩ پانی پینے کے بعد یہ دعا پڑھنا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ سَقَانَا مِنْهُ لَوْ لَمْ يَرْحَمْنَا وَلَمْ يَجْعَلْ لِّمَلَاَئِكَتِنَا اُجَابًا يُّنْفِقُوْنَا
ترجمہ:- ”سب تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جس نے اپنی رحمت سے ہمیں میٹھا
خوشگوار پانی پلایا اور ہمارے گناہوں کے سب اس کو کھارا کڑوا نہیں بنایا۔“

اور دودھ پینے کے بعد یہ دعا پڑھنا:

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ

ترجمہ: اے اللہ! اس میں ہمارے لئے برکت عطا فرما اور زیادہ عطا فرما۔ (مشکوٰۃ ترمذی)

لباس کی سنتیں

① سفید رنگ کا کپڑا پہننا۔

② قمیص، کرتا یا صدری وغیرہ پہنتے وقت پہلے دایاں ہاتھ آستین میں ڈالنا پھر باایاں ہاتھ، اسی طرح پاجامہ اور شلوار ہو تو پہلے دایاں پاؤں پھر باایاں پاؤں ڈالنا۔ (ترمذی)

③ قمیص، کرتا یا صدری وغیرہ اتارتے وقت پہلے باایاں ہاتھ آستین سے نکالنا پھر دایاں ہاتھ، اسی طرح پاجامہ اور شلوار اتارتے وقت پہلے باایاں پاؤں باہر نکالنا پھر دایاں پاؤں۔ (ترمذی)

④ پاجامہ، شلوار یا لنگی ٹخنوں سے اوپر نصف پنڈلی پر رکھنا۔ (بخاری و مسلم)

وضاحت: حدیث میں شلوار ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والے کیلئے وعید وارد ہوئی ہے کہ اس پر اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نظر رحمت نہیں فرمائیں گے، نیز

جو حصہ ٹخنوں سے نیچے ہو گا وہ جہنم کی آگ میں جلے گا۔

⑤ نیا کپڑا پہن کر یہ دعائیں پڑھنا:

☆ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ كَسَوْتَنِيْهِ ، اَسْأَلُكَ خَيْرَهِ وَخَيْرَ مَا صَنَعَ لَهٗ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَ شَرِّ مَا صَنَعَ لَهٗ

ترجمہ: ”اے اللہ! آپ ہی کے لئے سب تعریف ہے جیسا کہ آپ نے یہ کپڑا مجھے پہنایا، میں آپ سے اس کی بھلائی کا اور اس چیز کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں جس کیلئے یہ بنایا گیا ہے اور میں آپ کی پناہ میں آتا ہوں اس کی برائی سے اور اس چیز کی برائی سے جس کیلئے یہ بنایا گیا ہے۔“ (ابوداؤد)

☆ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسٰنِيْ مَا اَوْلٰوِيْ بِهِ عَزْوَجِيْ وَ اَتَجَمَّلُ بِهٖ فِىْ خَلْقِيْ

ترجمہ: ”سب تعریفیں اس اللہ کیلئے ہیں جس نے پہنائی مجھے وہ چیز جس کے ذریعے مجھ پاؤں میں اپنا ستر اور عزت حاصل کروں میں اس کے ساتھ اپنی زندگی میں۔“

① سفید، سیاہ اور کسی بھی رنگ کا عمامہ (چکڑی) باندھنا۔ (مکھوہ)

② عمامہ کے نیچے ٹوپی رکھنا۔ (مکھوہ)

③ جوتا پہنتے وقت پہلے دائیں پاؤں میں پہننا پھر بائیں پاؤں میں اور اتار تے وقت پہلے بائیں پاؤں سے اتارنا پھر دائیں پاؤں سے۔ (بخاری و مسلم)
عورتوں کا مسنون لباس: عورتوں کیلئے قیض یا کرتا پہننے میں سنت یہ ہے کہ اس کے آستین پورے ہاتھ تک ہوں صرف کہنیوں تک نہ ہوں، جو عورتیں کہنیوں تک آستین والی قیض یا کرتا پہنتی ہیں وہ سخت گنہگار ہوتی ہیں۔ (ایسے لباس میں نماز بھی نہیں ہوتی) اس طرح عورتوں کیلئے یہ بھی ضروری ہے

کہ ایسا لباس نہ پہنیں جس سے بدن کی بناوٹ نظر آئے اور نہ ایسا لباس پہنیں جس میں سے بدن نظر آئے، کیونکہ ایسی عورتوں کے بارے میں حدیث میں شدید وعید مذکور ہے کہ وہ قیامت کے دن نکلی اٹھیں گی۔

بالوں کی سنتیں

- ① ایک مشت یا اس سے بڑی ڈاڑھی رکھنا۔ (ترمذی)
وضاحت: ایک مشت (مٹھی) کی مقدار ڈاڑھی رکھنا واجب ہے اور اس کے وجوب پر پوری امت کا اجماع ہے۔
- ② ایک مشت ہو جانے کے بعد ڈاڑھی کے دائیں بائیں جانب سے بڑھے ہوئے بال لینا، تاکہ خوبصورت ہو جائے۔ (مع الوصال)
- ③ مونچھوں کو کتر وانا اور کتر وانے میں مبالغہ کرنا۔ (ترمذی)
- ④ مانگ نکالنا۔ (ابن ماجہ)
- وضاحت: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگ نکالتی تو سر کے بچ بالوں کو پھاڑ دیتی اور پیشانی کے بالوں کو دونوں آنکھوں کے درمیان کر لیتی۔
- ⑤ سر اور ڈاڑھی کے بالوں کو درست کر کے قیل ڈالنا۔ (موطا امام مالک)
- ⑥ سر اور ڈاڑھی میں سنگھٹا کرنا اور سنگھٹا کرتے ہوئے پہلے دائیں جانب سے شروع کرنا۔ (بخاری و ترمذی)
- ⑦ سر پر سنت کے مطابق بال رکھنا۔ (مسکوتہ)

وضاحت: بال رکھنے کے تین طریقے مسنون ہیں:

(۱) آدھے کان تک (۲) کانوں کی لوتک (۳) مونچھوں کے برابر ان تینوں کو بالترتیب جُمہ، لَحَہ، وَفَرَّہ کہتے ہیں۔

۸ پورے سر پر بال رکھنا یا پورا سر منڈوا دینا۔ (شمائل کبریٰ)
وضاحت: اگر بال کٹوانا چاہیں تو پورے سر کے بال ہر طرف سے
برابر کٹوانا جائز ہے۔ لیکن آگے کی طرف سے بڑے رکھنا اور گردن کی طرف
سے چھوٹے کر دینا جس کو ”انگریزی بال“ کہتے ہیں جائز نہیں، اسی طرح سر
کا کچھ حصہ منڈوا دینا اور کچھ چھوڑ دینا بھی ناجائز ہے۔

۹ زیر ناف، بغل اور ناک کے بال صاف کر لینا۔ (بخاری و مسلم)
وضاحت: افضل یہ ہے کہ غیر ضروری بال ہر جمعہ صاف کئے جائیں،
ورنہ دوسرے جمعے، آخری حد چالیس دن ہے، اگر چالیس دن گزر جائیں اور
صفائی نہ کرے تو گنہگار ہوگا۔

۱۰ ناخن اور بال کاٹنے کے بعد فتن کر دینا۔ (موطا امام مالک)
۱۱ ڈاڑھی کو مہندی اور سرمہ کا خضاب کرنا یا سفید ہی رہنے دینا۔ (شمائل کبریٰ)
۱۲ عورتوں کا ناخنوں پر مہندی لگانا۔ (ابوداؤد)

سلام کی سنتیں

① ہر مسلمان کو سلام کرنا (خواہ اس سے تعارف ہو یا نہ ہو)
 ② بچوں کو سلام کرنا۔

③ اپنی اہلیہ اور محرم خواتین کو سلام کرنا۔

④ عورتوں کا باہم اور اپنے محرم رشتہ داروں کو سلام کرنا۔

⑤ سلام میں پہل کرنا۔

⑥ سلام کے الفاظ زبان سے کہنا، ہاتھ سے یا سر سے یا انگلی کے اشارے سے سلام نہ کرنا۔

وضاحت: البتہ اگر دوسرا شخص اتنے قاصد پر ہے کہ وہاں تک آواز نہیں پہنچتی تو زبان سے سلام کرتے ہوئے ہاتھ سے بھی اشارہ کرے، اسی طرح جواب دینے والا بھی زبان سے جواب دیتے ہوئے اشارہ کرے۔
 ⑦ آواز بلند سلام کرنا۔

وضاحت: سلام کا جواب دینا اس وقت واجب ہوتا ہے جب دوسرا نلے، اسی طرح سنے والے پر واجب ہے کہ جواب اتنی آواز سے دے کہ سلام کرنے والا نلے۔
 ⑧ سلام ان الفاظ کے ساتھ کرنا: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ اور جواب میں یوں کہنا: تَوَعَّلَيْكُمْ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

وضاحت: ان الفاظ کے بعد ”مغفرت اور رحمت“ کے الفاظ کا اضافہ درست نہیں۔
 ⑨ کوئی شخص دوسرے کا سلام پہنچائے تو اولاً سلام پہنچانے والے کو جواب دے، پھر اس عائب کو سلام کا جواب دینا، مثلاً یوں کہنا: وَعَلَيْكَ السَّلَامُ۔
 ⑩ سلام کے بعد دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کرنا۔

⑪ خطوط اور مضامین وغیرہ میں موجود تحریری سلام کا جواب دینا۔
 ⑫ اہل کا ادنیٰ کو سلام کرنا (یعنی سوار کا پیادے کو، چلنے والے کا بیٹھنے والے کو، تھوڑے آدمیوں کا زیادہ آدمیوں کو اور کم عمر کا بڑی عمر والے کو سلام کرنا)

۱۳) علانیہ گناہ کرنے والوں کو سلام نہ کرتا۔

۱۴) غیر مسلم کو سلام نہ کرتا۔

وضاحت : غیر مسلم کو سلام کرنے میں ابتدا کرنا جائز نہیں۔ اگر کسی ضرورت سے سلام کرنا پڑے تو یہ الفاظ کہے جائیں: السَّلَامُ عَلٰی مَنْ اتَّبَعَ الْهُدٰی، اور اگر وہ خود سلام کرے تو جواب میں صرف ”وعلیکم“ کہا جائے۔

میزبانی اور مہمان کی سنتیں

- ① دعوت قبول کر لینا، خواہ معمولی ہی ہو۔
- ② خلاف شرع امور کی وجہ سے دعوت سے انکار کر دینا۔
- وضاحت: مثلاً دعوت دینے والے کی اگر غالب آمدن سود یا رشوت کی ہو تو اس کی دعوت قبول نہیں کرنی چاہئے، اسی طرح اگر وہاں تصویر سازی (تصویریں بنانے اور کھینچنے) یا خلاف سنت کھڑے ہو کر کھلانے کا انتظام کیا گیا ہو تو اس کا بھی یہی حکم ہے۔
- ③ حسب استطاعت تین دن تک مہمان کا اکرام کرنا۔
- ④ مہمان کی خدمت خود کرنا۔
- ⑤ مہمان کے ساتھ کھانا کھانا۔
- ⑥ مہمان کو رخصت کرتے ہوئے گھر کے دروازے تک اس کے ساتھ جانا۔
- ⑦ میزبان کے گھر سے رخصت ہونے کے بعد میزبان کی کوتاہیوں کا تذکرہ نہ کرنا۔
- فائدہ: دعوت قبول کرنے میں ان باتوں کی نیت کر لینی چاہئے:
(۱) اتباع سنت۔
(۲) مسلمان کا دل خوش کرنا۔
(۳) راہ گذرتے ہوئے لوگوں کو سلام کرنا، سلام کا جواب دینا اور راستے سے تکلیف دہ چیز کا ہٹانا۔
(۴) جہاں جا رہے ہیں وہاں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا۔
(بخاری ادب المفرد، صحیح ابن حبان، ابن ماجہ، الترغیب والترہیب)

بیمار اور عیادت کی سنتیں

- ① بیماری کی شفاء میں نظر اللہ تعالیٰ پر رکھتے ہوئے دوا اور علاج کرنا۔
 - ② گلو نجی اور شہد کے ساتھ علاج کرنا۔
 - ③ علاج کے دوران نقصان پہنچانے والی چیزوں سے پرہیز کرنا
 - ④ بیمار بھائی کی عیادت کیلئے جانا۔
- وضاحت: حدیث شریف میں مریض کی عیادت کیلئے جانے والے شخص کیلئے ستر ہزار فرشتوں کی دعائے مغفرت کی بشارت آئی ہے۔
- ⑤ مختصر عیادت کرنا، کہ کہیں زیادہ دیر تک بیٹھنے سے مریض یا اس کے گھروالوں کو تکلیف اور پریشانی نہ ہو۔
 - ⑥ بیمار کو ہر طرح تسلی دینا اور کوئی ڈر یا خوف والی بات نہ کرنا۔
- ⑦ عیادت کے وقت مریض سے یوں کہنا: لَا بَأْسَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ ترجمہ: ”کوئی حرج نہیں، ان شاء اللہ یہ بیماری گناہوں سے پاک کرنے والی ہے۔“
 - ⑧ عیادت کے بعد مریض کی شفا یابی کیلئے سات مرتبہ یہ دعا پڑھنا:

سَمِعُ اللّٰهُ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ أَنْ يُشْفِيكَ

 ترجمہ: ”میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں جو عظیم ہے اور عرش عظیم کا رب ہے کہ وہ آپ کو شفا عطا فرمائے۔“
- وضاحت: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: کہ ”سات مرتبہ اس کے پڑھنے سے مریض کو شفاء ہوگی، ہاں اگر اس کی موت ہی آگئی ہو تو دہری بات ہے۔“ (بخاری، مشکوٰۃ، ابوداؤد)

سفر کی سنتیں

- ① جمعرات کے دن صبح کے وقت سفر کرنا۔
 - ② سفر کیلئے نکلنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھنا۔
 - ③ بلا ضرورت سفر تہانہ کرنا، کم از کم دو آدمیوں کا اکٹھے سفر کرنا۔
 - ④ سفر میں کھانے پینے کا سامان ساتھ رکھنا۔
 - ⑤ سفر میں کتا اور بچے والی چیز ساتھ نہ رکھنا۔
- وضاحت: کیونکہ ان کی وجہ سے شیطان پیچھے لگ جاتا ہے اور سفر کی برکت ختم ہو جاتی ہے۔
- ① سفر میں جانین والے کو ان الفاظ میں رخصت کرنا:
- اَسْتَوْذِعُ اللّٰهَ دِيْنَكُمْ وَاَمَانَتَكُمْ وَخَوَاتِيمَ اَعْمَالِكُمْ
- ترجمہ: ”میں اللہ کے سپرد کرتا ہوں آپ کا دین، آپ کی امانت اور آپ کا آخری عمل۔“
- ② شرکاء سفر دو سے زائد ہوں تو کسی کو امیر سفر بنانا۔
 - ③ سفر میں جانین والے سے دعا کی درخواست کرنا۔
 - ④ سفر میں بیوی کو ساتھ رکھنا اور سفر سے زائد بیویوں کی صحبت میں قرعہ اندازی کرنا۔
 - ⑤ سفر میں یہ چیزیں ساتھ رکھنا: آئینہ، سرمہ دان، تیل، کنگھا، مسواک، قینچی، گھجائے کی ایک لکڑی (جس سے بوقت ضرورت بدن گھجایا جاسکے)
 - ⑥ سواری کیلئے رکاب میں پاؤں رکھتے وقت بسم اللہ کہنا۔
 - ⑦ سواری پر سوار ہونے کے بعد پہلے تین مرتبہ اللہ اکبر کہنا اور پھر یہ دعا پڑھنا:
- سُبْحَانَ الَّذِيْ مَسَّحَرَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ ۝ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ۝
- ترجمہ: ”پاک ہے وہ ذات جس نے ہمارے تعلق بنائی یہ سواری اور نہیں تھے ہم اس کو قابو کرنے والے اور بے شک ہم اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں۔“

۱۲) پھر یہ دعائیں پڑھنا:

☆ بِسْمِ اللّٰهِ وَاعْتَصِمْتُ بِاللّٰهِ وَتَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ
وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ

ترجمہ: ”اللہ کے نام سے، میں اللہ کا سہارا لیتا ہوں، میں اللہ پر بھروسہ کرتا ہوں، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اللہ ہی سب سے بڑا ہے۔“

☆ اللّٰهُمَّ قَتِ الصَّاحِبَ فِي السَّفَرِ وَالْعَلِيْقَةَ فِي الْاَهْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ
ترجمہ: ”اے اللہ! آپ ہی میرے سفر کے ساتھی ہیں، اور آپ ہی میری غیر موجودگی میں میرے گھر والوں، میرے مال اور اولاد کے محافظ ہیں۔“

☆ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَغَاةِ السَّفَرِ وَكَثَاةِ الْمَنْظَرِ
وَسَوَاءِ الْمُتَقَلِّبِ فِي الْاَهْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ

ترجمہ: ”اے اللہ! میں آپ کی پناہ میں آتا ہوں سفر کی مشقت سے، ایسے منظر سے جو غم انگیز ہو، اور اس بات سے کہ جب میں اپنے گھر والوں اور مال و اولاد کے پاس واپس آؤں تو میری حالت میں آؤں۔“

☆ اللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا هَذَا السَّفَرَ وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهُ
ترجمہ: ”اے اللہ! ہمارے لئے اس سفر کو آسان بنا دیجئے، اور اس کی مسافت کو ہمارے لیے پیٹ دیجئے۔“

☆ اللّٰهُمَّ قِنِيْ مَسْأَلَكَ فِي سَفَرِيْ هَذَا الْبَرِّ وَالْقَوَى وَمِنْ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى
ترجمہ: ”اے اللہ! میں تجھ سے اس سفر میں نیکی اور تقویٰ کی توفیق مانگتا ہوں، اور ایسے عمل کی جس سے آپ راضی ہوں۔“

۱۳) دوران سفر اگر کہیں ٹھہرنے کی ضرورت پیش آ جائے تو راستہ سے ہٹ کر قیام کرنا۔

وضاحت: راستہ میں پڑاؤ نہ ڈالیں، کہ کہیں آنے جانے والوں کا راستہ رُکے اور ان کو تکلیف ہو۔

۱۴) دوران سفر سواری کے بلندی پر چڑھتے وقت اللہ اکبر کہنا اور سواری کے نشیب یا پستی میں اترتے وقت سبحان اللہ کہنا۔

وضاحت: بلندی پر چڑھتے وقت اللہ اکبر کہنے میں یہ حکمت ہے کہ بلندی پر ہم اگرچہ بظاہر بلند ہوتے نظر آ رہے ہیں، لیکن اے اللہ! ہم بلند نہیں ہیں، بلندی اور بڑائی صرف آپ کیلئے خاص ہے اور پستی میں اترتے وقت سبحان

اللہ کہتا اس لئے ہے کہ ہم بہت ہیں، اے اللہ! آپ بہت سی سے پاک ہیں
 ۱۷ جس شہر یا گاؤں میں جانے کا ارادہ ہو اُس میں داخل ہوتے وقت

پہلے تین بار یہ دعا پڑھنا: اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهَا
 ترجمہ: ”یا اللہ! برکت عطا فرما ہمیں اس شہر میں۔“

پھر یہ دعا میں پڑھنا:

اللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا جَنَّاها وَحَبِيْنَا اِلٰی اَهْلِهَا وَحَبِيْبٌ صَالِحٌ اَهْلُهَا اِلٰی
 ترجمہ: ”یا اللہ! نصیب کیجئے ہمیں ثمرات اس کے اور عزیز کر دیجئے ہمیں

اہل شہر کے نزدیک اور محبت دیجئے ہمیں اس شہر کے نیک لوگوں کی۔“

اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هَذِهِ الْقَرْیَةِ وَخَيْرِ اَهْلِهَا
 وَخَيْرِ مَا فِيْهَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ اَهْلِهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا

ترجمہ: ”یا اللہ! میں آپ سے اس بہت سی کی، اس کے رہنے والوں کی اور
 اس میں جو کچھ ہے اس کی بھلائی کا طلبگار ہوں، اور اس بہت سی، اس کے باشندوں
 اور اس میں جو کچھ ہے اس کے شر سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں۔“

۱۸ سفر کی ضرورت پوری ہو جانے کے بعد جلد اپنے گھر لوٹنا۔

۱۹ سفر سے واپسی میں اہل خانہ کیلئے کچھ تحفہ لانا۔

۲۰ وطن کی واپسی پر تیز رفتاری کے ساتھ آنا۔

۲۱ دور دراز کے سفر سے زیادہ مدت کے بعد واپسی کی صورت میں رات
 کے بجائے صبح کے وقت گھر میں داخل ہونا۔

۲۲ سفر سے واپسی کی دعا پڑھنا:

اٰیُّوْنَ تَاٰیِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِوَلَدِنَا حَامِدُوْنَ

ترجمہ: ”ہم لوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، اللہ کی بندگی
 کرنے والے ہیں، اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں۔“

۲۳ سفر سے لوٹنے کے بعد گھر میں داخل ہونے سے پہلے مسجد میں

چا کر دو رکعت نماز پڑھنا۔

(بخاری صحیح الزوائد ابن ابی شیبہ شمس کبریٰ مسند احمد ترمذی ابوداؤد مسند بزاز تہذیبی کنز العمال)

نکاح اور رازداری کی سنتیں

- ① اولاد کے جوان ہو جانے کے بعد ان کے رشتہ کرنے میں جلدی کرنا وضاحت: اولاد میں لڑکے اور لڑکیاں دونوں شامل ہیں۔
- ② رشتہ کرنے میں حسب و نسب، حسن و جمال اور مال و زر کے بجائے دینداری کو ترجیح دینا۔
- ③ نکاح سادگی کیساتھ کرنا۔
- وضاحت: مسنون اور ہابہرکت نکاح وہ ہے جو سادہ ہو، جس میں ہنگامہ یا زیادہ تکلفات اور تہیز وغیرہ کے سامان کا جھگڑا نہ ہو۔
- ④ جمعہ کے دن مسجد میں اور شوال کے مہینہ میں نکاح کرنا۔
- وضاحت: یہ محض مستحب اور پسندیدہ عمل ہے اس کے علاوہ کسی بھی مقام اور تاریخ میں نکاح کرنا خلاف سنت نہیں۔
- ⑤ نکاح علانیہ اور سرعام کرنا۔
- ⑥ صہب استطاعت مہر مقرر کرنا۔
- ⑦ شادی کی پہلی رات بیوی سے تنہائی کے وقت اسکی پیشانی پکڑ کر یہ دعا پڑھنا:
اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ
وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ
ترجمہ: ”اے اللہ! میں آپ سے اس کی بھلائی اور اس کی عادات و اخلاق کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور اس اخلاق و عادات کے شر سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں“
- ⑧ بیوی کے ساتھ ہنسی مذاق اور کھیل کود کرنا۔
- ⑨ بیوی سے صحبت کے ارادے کے وقت یہ دعا پڑھنا:
بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا
ترجمہ: ”میں اللہ کا نام لیکر یہ کام کرتا ہوں، اے اللہ! ہمیں شیطان سے بچائیے اور جو اولاد آپ ہمیں عطا کریں اُسے بھی شیطان سے دور رکھیے۔“

اور انزال کے وقت دل میں یہ دعا پڑھنا:
 اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْ لِلشَّيْطَانِ فَيْمًا وَرَقْتِي نَصِيًّا
 ترجمہ: "اے اللہ! جو اولاد آپ مجھے عطا کریں اس میں شیطان کا حصہ نہ رکھیے۔"
 فائدہ: ان دعاؤں کو پڑھ لینے سے جو اولاد ہوگی ان شاء اللہ اُس کو شیطان کبھی ضرر نہ پہنچا سکے گا۔

⑤ شب عروسی گزارنے کے بعد ولیمہ کا کھانا کھانا۔
 وضاحت: ولیمہ کیلئے ضروری نہیں کہ بڑے پیمانے پر کھانا تیار کر کے کھلایا جائے، تھوڑا کھانا حسب استطاعت تیار کر کے اپنے عزیزوں، رشتہ داروں اور دوستوں وغیرہ کو کھلادینا بھی سنت ادا کرنے کیلئے کافی ہے۔

حدیث میں ہے: خَسِرَ الطَّعَامَ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ يُلْطَى لَهَا الْأَغْنِيَاءُ وَيَتْرَكَ الْفُقَرَاءُ (بخاری: ۷۷۸/۳)

ترجمہ: "بہت غنی اولیمہ وہ ہے جس میں مالدار لوگوں کو بلایا جائے مگر غرباء و مساکین کو نظر انداز کر دیا جائے۔"

(نہجۃ فی شعب الایمان، مشکوٰۃ، مرقاۃ، ابوداؤد، ابن ماجہ، ترمذی، بخاری)

بچہ پیدا ہونے کے وقت کی سنتیں

① جب بچہ پیدا ہو تو اس کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہنا۔

② جب سات دن کا ہو جائے تو اس کا کوئی اچھا نام رکھنا۔
وضاحت: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ ”آدی اپنے بچے کو سب سے پہلا تحفہ نام کا دیتا ہے، اس لئے چاہئے کہ اچھا نام رکھے۔“ ایک دوسری حدیث میں ہے کہ ”قیامت کے دن تم اپنے اور اپنے آباء (باپ دادا) کے ناموں سے پکارے جاؤ گے لہذا اچھے نام رکھو۔“ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”تمہارے ناموں میں سے اللہ جل شانہ کو سب سے زیادہ محبوب اور پسندیدہ نام عبداللہ اور عبدالرحمن ہیں۔“

ایک حدیث میں فرمایا: **مُسُوا بِأَسْمَاءِ الْأَنْبِيَاءِ** (ابوداؤد) یعنی ”پیغمبروں کے ناموں پر اپنے بچوں کے نام رکھو“، لہذا بہتر یہ ہے کہ بچوں کے نام انبیاء کرام، صحابہ کرام اور اولیاء اللہ کے ناموں پر رکھے جائیں۔
شرکیہ نام اور ایسے نام جن کے معنی صحیح نہیں ہرگز نہ رکھے جائیں۔

وضاحت: بعض لوگ عبدالرحمن، عبدالحق، عبدالقدوس جیسے ناموں سے لفظ ”عبد“ کو چھوڑ کر صرف رحمن، خالق، قدوس، رزاق اور غفار، قادر وغیرہ کہہ کر پکارتے ہیں۔ اس طرح ”عبد“ کا لفظ ہٹا کر اللہ تعالیٰ کے ناموں کے ساتھ دوسروں کو پکارنا ناجائز اور حرام ہے۔

③ ساتویں دن عقیقہ کرنا۔

وضاحت: ساتویں دن عقیقہ نہ کر سکیں تو چودھویں دن ورنہ اکیسویں دن یا اس کے بعد جب وسعت ہو کر دیں۔

- ۴ بچے کا سر موٹ کر بالوں کے وزن کے برابر چاندی خیرات کرنا۔
- ۵ سر موٹنے کے بعد بچے کے سر میں زعفران یا کوئی سی خوشبو لگانا۔
- ۶ لڑکے کے حقیقہ میں دو بکرے یا دو بکریاں اور لڑکی کے حقیقہ کیلئے ایک بکریا بکری ذبح کرنا۔
- ۷ کسی بزرگ سے چھوہارہ چھو کر بچے کے منہ میں ڈالنا یا چٹانا اور برکت کی دعا کرنا۔

وضاحت: اس عمل کو ”حبیک و تبریک“ کہتے ہیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب بچے لائے جاتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی طرح کرتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما پیدا ہوئے تو اُن کی والدہ حضرت اسماء بنت ہانی بکر رضی اللہ عنہما ان کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئیں تو آپ نے یہی عمل فرمایا۔

۸ جب بچہ سات برس کا ہو جائے تو اُسے نماز و دیگر دین کی باتیں سکھانا اور دس برس کا ہو جائے تو سختی سے ڈانٹ کر نماز پڑھوانا اور ضرورت پیش آئے تو سزا دینا، تاکہ نماز کا عادی ہو جائے۔

حنبیہ: آج کل لاڈ پیار میں بچوں کو بگاڑا جا رہا ہے اور یوں کہہ کر اپنے آپ کو تسلی دی جاتی ہے کہ ”ابھی تو بچہ ہے، بڑا ہو کر صحیح ہو جائیگا“۔ یاد رکھنا چاہئے کہ اگر بنیاد ٹیڑھی ہو جائے تو اس پر تعمیر ہونیوالی عمارت ٹیڑھی ہی ہوگی، اس لئے ابتدا سے ہی اولاد کو اخلاقی حسنہ سے مرتب کرنا چاہئے ورنہ بعد میں پچھتاوا ہوگا۔“ (ابوداؤد ترمذی ابن ماجہ بخاری و مسلم)

موت کے وقت کی سنتیں

① جب یہ معلوم ہونے لگے کہ موت کا وقت قریب ہے تو اس وقت جو لوگ وہاں موجود ہوں اس کا منہ قبلہ کی طرف پھیر دیں اور کلمہ کی تلقین کریں۔ (یعنی وہاں موجود لوگ یا ان میں سے کوئی ایک اس کے ایک بار کلمہ پڑھنے تک اونچی آواز سے کلمہ پڑھتے رہیں)

② جب موت قریب معلوم ہو تو یہ دعا پڑھنا:

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَالْحَقْنِيْ بِالرَّحْمَةِ الْاَوْفَى

ترجمہ: ”اے اللہ! مجھے بخش دیجئے اور مجھ پر رحم فرمائیے اور مجھے اوپر والے ساتھیوں میں پہنچا دیجئے۔“

③ جب روح نکلنے کے آثار محسوس ہوں تو یہ دعا پڑھنا:

اللَّهُمَّ اَعِنِّيْ عَلَى غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَسُكْرَاتِ الْمَوْتِ

ترجمہ: ”اے اللہ! موت کی سختیوں کے موقع پر میری مدد فرما۔“

④ موت واقع ہو جانے کے بعد اہل تعلق کا یہ دعا پڑھنا:

اَللّٰهُمَّ اِنَّا لِنُحِبُّكَ وَنُحِبُّكَ اَنْتَ اَعْلَمُ بِمَا نَحْنُ فِيْهِ وَنُحِبُّكَ اَنْتَ اَعْلَمُ بِمَا نَحْنُ فِيْهِ وَنُحِبُّكَ اَنْتَ اَعْلَمُ بِمَا نَحْنُ فِيْهِ

ترجمہ: ”پیارے ہم اللہ ہی کیلئے ہیں اور ہم اللہ ہی کی طرف سے لڑنے والے ہیں، اے اللہ! مجھے میری مصیبت میں اجر دے اور اس کے عوض مجھے اس سے اچھا بدلہ عنایت فرما۔“

⑤ روح نکل جانے کے بعد میت کی آنکھیں بند کرنا۔

⑥ میت کو تخت پر رکھنے کیلئے اٹھاتے وقت اور جنازہ اٹھاتے وقت

بسم اللہ کہنا۔

⑦ میت کی تدفین میں جلدی کرنا۔

⑧ میت کو قبر میں رکھتے وقت یہ دعا پڑھنا:

بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلَى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ ”اللہ کا نام لیکر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر رکھتا ہوں۔“

۱۱ میت کو قبر میں داہنی کروٹ پر اس طرح لٹانا کہ پورا سینہ قبلہ کی طرف ہو اور پشت قبر کی دیوار کی طرف ہو۔

وضاحت: آج کل لوگ صرف منہ قبلہ کی طرف کر کے میت کو اس طرح چت لٹاتے ہیں کہ سینہ آسمان کی طرف ہوتا ہے۔ یہ بالکل خلاف سنت ہے۔

۱۲ تدفین سے فراغت کے بعد میت کیلئے استغفار کرنا اور مُنْكَرِ نَکْبَرِ کے جواب میں اس کے ثابت قدم رہنے کی دعا کرنا۔

وضاحت: تدفین کے بعد میت کیلئے قبلہ رُو ہو کر دعا کرنا مسنون ہے لیکن نماز جنازہ کے بعد اجتماعی دعا (جو کہ رائج ہے) بدعت ہے۔

(ترمذی، مستدرک حاکم، بخاری و مسلم، ابن ابی شیبہ، ابن ماجہ، الطحاوی)

میت کو غسل دینے کا طریقہ

مسنون کفن کی مقدار

مرد کی تکفین کا مسنون طریقہ

عورت کی تکفین کا مسنون طریقہ

نماز جنازہ کی سنتیں

میت کو غسل دینے کا طریقہ

میت کو سنت کے مطابق غسل دینے میں جو مراحل پیش آتے ہیں انہیں
مترتیب تحریر کیا جاتا ہے:

① پہلا مرحلہ : میت کو جس صحنہ پر غسل دیا جائے اس کو تین دفعہ یا
پانچ یا سات دفعہ لوہان کی دھونی دینی چاہئے پھر میت کو اس پر اس طرح
لائیں کہ قبلہ اس کی دائیں طرف ہو۔ لیکن اگر اس طرح کرنے میں
مشواری ہو تو پھر جس طرف چاہیں لٹا دیں۔

② دوسرا مرحلہ : پھر میت کے بدن کے کپڑے (کرتہ، شیروانی،
بنیان وغیرہ) چاک کر لیں اور تہبند اس کے ستر پر ڈال کر اندر ہی اندر وہ
کپڑے اتار لیں۔ یہ تہبند لمبائی میں ناف سے پنڈلی تک اور موٹے کپڑے کا
ہونا چاہئے کہ گیلا ہونے کے بعد اندر کا بدن نظر نہ آئے۔

③ تیسرا مرحلہ : ناف سے لے کر دانو تک میت کا بدن دیکھنا جائز
نہیں ایسی جگہ ہاتھ لگانا بھی ناجائز ہے میت کو استنجاء کرانے اور غسل دینے میں
اس جگہ کیلئے دستانے پہننا چاہئیں یا کپڑا ہاتھ پر لپیٹ لینا چاہئے کیونکہ جس جگہ
زندگی میں ہاتھ لگانا جائز نہیں وہاں مرنے کے بعد بھی دستانوں کے بغیر ہاتھ لگانا
جائز نہیں۔ اور نگاہ ڈالنا بھی ناجائز ہے۔

④ غسل شروع کرنے سے پہلے بائیں ہاتھ میں دستانہ پہن کر مٹی کے تین یا
پانچ دھیلوں سے استنجاء کرائیں اور پھر پانی سے پاک کریں۔

۴) چوتھا مرحلہ : پھر میت کو وضو کرائیں۔ لیکن وضو میں منوں (پہنچوں) تک ہاتھ نہ دھلائیں، نہ کلی کرائیں اور نہ ناک میں پانی ڈالیں۔ بلکہ روئی کا پھایا کر کے ہونٹوں، ذانتوں اور مسوڑھوں پر پھیر کر پھینک دیں اسی طرح یہ عمل تین دفعہ کریں۔ پھر اسی طرح ناک کے دونوں سوراخوں کو روئی کے پھائے سے صاف کریں۔

وضاحت : یاد رہے کہ اگر انتقال ایسی حالت میں ہوا ہو کہ میت پر غسل فرض ہو (مثلاً کسی شخص کا جنابت کی حالت میں، یا کسی عورت کا حیض و نفاس کی حالت میں انتقال ہو جائے) تو بھی منہ اور ناک میں پانی ڈالنا درست نہیں ہے البتہ دانتوں اور ناک میں تر کپڑا پھیر دیا جائے تو بہتر ہے مگر ضروری نہیں ہے۔ پھر ناک منہ اور کانوں میں روئی رکھ دیں تاکہ وضو اور غسل کے دوران پانی اندر نہ رہ جائے۔ پھر منہ دھلائیں، پھر ہاتھ کہنیوں سمیت دھلائیں پھر سر کا مسح کرائیں، پھر تین دفعہ دونوں پیر دھلائیں۔

۵) پانچواں مرحلہ : جب وضو مکمل ہو جائے تو سر کو (اور اگر مرد ہو تو داڑھی کو بھی) گل خیرہ، یا عطی، یا کھلی، یا بیسن یا صابن وغیرہ سے مل کر دھو دیں۔

۶) چھٹا مرحلہ : پھر اسے بائیں کروٹ لٹائیں اور پیری کے چوں ٹما پکایا ہوا نیم گرم پانی دائیں کروٹ پر تین دفعہ سر سے پاؤں تک اتنا ڈالیں کہ نیچے کی جانب بائیں کروٹ تک پہنچ جائے۔

۷) ساتواں مرحلہ : پھر دائیں کروٹ لٹا کر اسی طرح سر سے پیر تک تین دفعہ اتنا پانی ڈالیں کہ نیچے کی جانب دائیں کروٹ تک پہنچ جائے۔

۷ آٹھواں مرحلہ : اس کے بعد میت کو اپنے بدن کی ایک لگا کر ذرا بٹلانے کے قریب کر دیں اور اس کے پیٹ کو اوپر سے نیچے کی طرف سے آہستہ آہستہ ملیں اور دبائیں۔ اگر کچھ فضلہ (پیشاب، یا پاخانہ وغیرہ) خارج ہو تو صرف اسی کو پونچھ کر دھو دیں، وضو اور غسل دہرانے کی ضرورت نہیں کیونکہ اس باپاکی کے نکلنے سے میت کے وضو اور غسل میں کوئی نقصان نہیں آتا۔

۸ نواں مرحلہ : پھر اسے بائیں کروٹ پر لٹا کر دائیں کروٹ پر کافور ملا ہوا پانی سر سے ہر تک تمن دفعہ خوب بہا دیں کہ نیچے بائیں کروٹ بھی خوب تر ہو جائے۔ پھر درہمستانہ بہن کر سارا بدن کسی کپڑے سے خشک کر کے دوسرا تہبند بدل دیں۔

۹ دسواں مرحلہ : پھر چار پائی پر کفن کے کپڑے اس طریقے سے اوپر نیچے بچھائیں جو آگے کفن پہنانے کے مسنون طریقہ میں لکھا آ رہا ہے پھر بیت کو آرام سے غسل کے مٹھے سے اٹھا کر کفن کے اوپر لٹا دیں اور ناک، کان اور منہ سے روئی نکال دیں۔ (تفہیم الفقہ و علمۃ الکتاب)

مسنون کفن کی مقدار

مرد کا مسنون کفن: مرد کے کفن کے مسنون کپڑے تین ہیں:

- (۱) ازار: سر سے پاؤں تک لمبی چادر۔
- (۲) لفافہ: اسے چادر بھی کہتے ہیں جو ازار سے لمبائی میں تقریباً ایک ذراع (ڈیڑھ فٹ) زیادہ ہو۔
- (۳) کرتہ: (بغیر آستین اور بغیر گلی کے) اسے قمیص یا کفن بھی کہتے ہیں۔

یہ تین کفنوں سے پاؤں تک ہو۔

عورت کا مسنون کفن: عورت کے کفن کے مسنون کپڑے پانچ ہیں:

- (۱) ازار: سر سے پاؤں تک۔ (مردوں کی طرح)
 - (۲) لفافہ: ازار سے لمبائی میں ایک ذراع (ڈیڑھ فٹ) زیادہ۔
 - (۳) کرتہ: بغیر آستین اور گلی کا کرتہ جو پاؤں سے گردن تک ہو۔
 - (۴) سینہ بند: بغل سے رانوں تک ہو تو زیادہ اچھا ہے ورنہ ناف تک بھی درست ہے اور چوڑائی میں اتنا ہو کہ بندھ جائے۔
 - (۵) سر بند: اسے حمار یا اوڑھنی بھی کہتے ہیں، یہ تین ہاتھ لمبا ہونا چاہئے۔
- خلاصہ: عورت کے کفن میں تین کپڑے تو بعینہ وہی ہیں جو مرد کیلئے ہوتے ہیں، البتہ دو کپڑے زیادہ ہیں: سینہ بند اور سر بند۔

مرد کی تکفین کا مسنون طریقہ

مرد کو کفنانے کا طریقہ یہ ہے کہ چار پائی پر پہلے لفافہ بچھا کر اس پر ازار بچھا دیں، پھر کرتہ (قمیص) کا نچلا نصف حصہ بچھائیں، اور اوپر کا باقی حصہ سمیٹ کر سرہانے کی طرف رکھ دیں پھر میت کو غسل کے تحت سے آرام سے اٹھا کر اس کے نیچے ہوئے کفن پر لٹا دیں، اور قمیص کا جو نصف حصہ سرہانے کی طرف رکھا تھا اس کو سر کی طرف الٹ دیں کہ قمیص کا سوراخ (گریبان) گلے میں آ جائے اور پیروں کی طرف بڑھا دیں، جب اس طرح قمیص پہنا چکیں تو غسل کے بعد جو تہ بند میت کے بدن پر ڈالا گیا تھا وہ نکال لیں اس کے سر، داڑھی پر عطر وغیرہ کوئی خوشبو لگا دیں یا دے رہے کہ مرد کو زعفران نہیں لگانا چاہئے پھر پیشانی، ناک، دونوں ہتھیلیوں دونوں گھٹنوں اور دونوں پاؤں پر (یعنی جن اعضاء پر آدمی سجدہ کرتا ہے) کا فورمل دیں۔

اس کے بعد ازار کا بایاں کنارہ میت کے اوپر پیٹ دیں پھر اس کے اوپر دایاں کنارہ پیٹ دیں تاکہ دایاں کنارہ اوپر رہے پھر اسی طرح لفافہ پیٹ دیں کہ بایاں کنارہ نیچے اور دایاں کنارہ اوپر رہے پھر کپڑے کی دھجی (کتر) لیکر کفن کو سر اور پاؤں کی طرف سے باندھ دیں اور بیچ سے کمر کے نیچے کو بھی ایک دھجی لال کر باندھ دیں، تاکہ ہوا سے یا پلٹے جلنے سے کھل نہ جائے۔

عورت کی تکفین کا مسنون طریقہ

عورت کیلئے پہلے لفافہ بچھا کر اس پر سینہ بند اور اس پر ازار بچھائیں، پھر قیص کا چھانصاف حصہ بچھائیں، اور اوپر کا باقی نصف حصہ سمیٹ کر سرہانے کی طرف رکھ دیں، پھر میت کو غسل کے تحت سے آرام سے اٹھا کر اس بچھے ہوئے کفن پر لٹا دیں اور قیص کا جو نصف حصہ سرہانے کی طرف رکھا تھا اس کو اس طرح سر کی طرف الٹ دیں کہ قیص کا سوراخ (گریبان) گلے میں آ جائے اور ہڈوں کی طرف بڑھا دیں جب اس طرح قیص پہنا چکیں تو جو تہ بند غسل کے بعد عورت کے بدن پر ڈالا گیا تھا وہ نکال دیں اور اس کے سر پر عطر وغیرہ کوئی خوشبو لگا دیں اور عورت کو زعفران بھی لگا سکتے ہیں۔

پھر اصحائے سجدہ (پیشانی، ناک، دونوں ہتھیلیوں، دونوں گھٹنوں اور دونوں پاؤں) پر کافور مل دیں، پھر سر کے بالوں کو دھوئے کر کے قیص کے اوپر بیٹے کی طرف ڈال دیں، ایک حصہ داہنی طرف اور دوسرا بائیں طرف، پھر سر بند یعنی لودھنی سر پر اور بالوں پر ڈال دیں، ان کو باندھنا یا لپیٹنا نہیں چاہئے۔

اس کے بعد میت کے اوپر ازار اس طرح لپیٹیں کہ بایاں کنارہ پیچھے اور دایاں کنارہ اوپر رہے، سر بند اس کے اندر آ جائیگا۔ اس کے بعد سینہ بند بیٹے کے اوپر بغلوں سے نکال کر گھٹنوں تک دائیں بائیں باندھیں، پھر لفافہ اس طرح لپیٹیں کہ بایاں ہاتھ نیچے اور دایاں اوپر رہے، اس کے بعد (دھجی) کترے کفن کو سر اور پاؤں کی طرف سے باندھ دیں اور بیچ میں کمر کے نیچے کو بھی ایک بڑی دھجی نکال کر باندھ دیں تاکہ ہلنے جلنے سے کھل نہ جائے۔

نماز جنازہ کی سنتیں

- ❶ امام کا میت کے سینے کے برابر کھڑا ہونا، خواہ میت نہ گر ہو یا موٹری۔
- ❷ پہلی تکبیر کے بعد ثناء پڑھنا۔
- ❸ دوسری تکبیر کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھنا
- ❹ تیسری تکبیر کے بعد میت کیلئے دعا کرنا۔ (رد المحتار، ص ۱۰۷، کتاب)

متفرق سنتیں

① قیلوہ کرنا (یعنی دوپہر کے وقت کچھ دیر کیلئے لیٹ جانا، خواہ نیند آئے یا نہ آئے)۔

② برزکاستعمال کرنا۔

قائدہ: حدیث کی رو سے سرکہ مستقل ساکن ہے لہذا جس گھر میں سرکہ ہو اس میں حریدہ ساکن کی ضرورت نہیں۔

③ شام ہو جانے کے بعد بچوں کو باہر نہ نکلنے دینا۔

وضاحت: حدیث میں ہے کہ شام کے بعد شیطان کا لشکر زمین پر پھیلتا ہے۔ اگر بچوں کو کسی ضرورت سے باہر نکلنا ہو تو انہیں یہ دعا پڑھ کر نکلنے کی تاکید کی جائے: بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ترجمہ: ”میں اللہ کے نام کے ساتھ نکلا، میں نے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیا، طاقت و قوت اللہ ہی کی طرف سے ہے۔“ بچے خود نہ پڑھ سکیں تو بڑے یہ دعا پڑھ کر ان کے ساتھ نکلیں۔ ان شاء اللہ اس دعا کی برکت سے وہ شیاطین اور جنات کے شر سے محفوظ رہیں گے۔

④ نکیہ استعمال کرنا۔

وضاحت: مطلقاً نکیہ کا استعمال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ البتہ اگر کوئی حریدہ سنت پر عمل کرنے کی نیت سے ایسا نکیہ استعمال کرے جس میں کسی درخت بالخصوص کھجور کی چھال بھری ہوئی ہو تو وہ زیادہ موجب اجر و ثواب ہے۔

⑤ مرد کیلئے ساڑھے چار ماشہ کی مقدار چاندی کی انگوٹھی پہننا۔

وضاحت: اس سے زیادہ وزن کی انگوٹھی پہننا مرد کیلئے جائز نہیں، اسی طرح ایک سے زائد انگوٹھیاں پہننا بھی ناجائز اور خلاف شریعت ہے۔

⑥ دینی لحاظ سے کسی بڑی شخصیت کے آنے پر تعظیماً کھڑا ہونا۔

قائدہ: لیکن کسی کیلئے یہ جائز نہیں کہ وہ اس بات کو پسند کرے کہ لوگ اس کیلئے کھڑے ہوں۔

⑦ کسی مجلس میں جانے کے بعد جہاں جگہ مل جائے وہیں بیٹھ جانا۔

وضاحت: لیکن اگر وہاں جگہ نہ ہو تو مجلس میں پہلے سے موجود لوگوں کیلئے مسنون یہ ہے کہ وہ ذرا مل کر بیٹھ جائیں اور آنے والے کیلئے جگہ بنادیں۔
۸ کسی کے گھر میں داخل ہونے سے قبل صاحب خانہ سے اجازت لینا۔

وضاحت: اجازت لینے کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ دروازہ کے باہر اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہیں، پھر اجازت مانگیں: ”کیا میں اندر آ سکتا ہوں؟“ اگر اجازت مل جائے تو ٹھیک، ورنہ دوسری اور تیسری دفعہ بھی اسی طرح اجازت مانگیں اگر اب بھی اجازت نہ ملے تو واپس چلے جائیں۔

۹ عشاء کے بعد جلد سونا اور صبح جلد بیدار ہو جانا۔

۱۰ صبح بوقت تہجد مرغ کی بانگ سن کر اٹھنا۔

۱۱ ہر ہفتے، ورنہ پندرہ دن بعد ناخن کاٹنا۔

وضاحت: ناخن کاٹنے کی کوئی ترتیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں، اس بارے میں جو بعض روایات نقل کی جاتی ہیں وہ بھی ثابت نہیں ہیں۔ بعض کتب میں یہ ترتیب درج ہے کہ دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی سے شروع کر کے چھنگلیا (سب سے چھوٹی انگلی) تک لے جائے، پھر بائیں کی چھنگلیا سے شروع کر کے انگوٹھے تک لے جائے اور آخر میں دائیں ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخن کاٹے۔ لیکن یہ ترتیب کسی حدیث سے ثابت نہیں، کوئی اس پر عمل کرنا چاہے تو کر سکتا ہے مگر اس ترتیب کو مسنون نہ سمجھے۔

۱۲ اپنے ہاتھ کی کمائی کھانا۔

۱۳ ضرورت سے بازار جانا اور خرید و فروخت کرنا۔

۱۴) ایک دام میں فروخت کرنا۔

فائدہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم خریدنا چاہو تو وہ دام لگاؤ جو تم دینا چاہتے ہو خواہ وہ دے یا نہ دے، اسی طرح جب فروخت کرنا چاہو تو وہی ہماؤ کو جو تم چاہتے ہو خواہ ملے یا نہ ملے۔“

۱۵) حد یہ قبول کرنا۔

وضاحت: ہدیہ خوشی اور محبت والفت کی زیادتی کیلئے پیش کیا جاتا ہے، جس کا مقصد مسلمان کی خوش دلی اور اس کی دعا کا استحقاق ہے اور یہ مطلوب ہے، اسی وجہ سے حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام ہدیہ سے خوش ہوتے اور اسے قبول فرماتے۔

۱۶) حد یہ پیش کرنے والے کو حد یہ دینا۔

۱۷) حد یہ پیش کرنے پر یہ دعا دینا: جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا

فائدہ: حد یہ کے بعض آداب یہ ہیں:

(۱) حد یہ مناسبت پیدا ہو جانے کے بعد دینا بہتر ہے۔

(۲) حد یہ ہر قسم کی دینی و دنیوی غرض سے خالی ہو۔

(۳) حد یہ دینے میں مہدی الیہ (جس کو حد یہ دیا جائے) کے مزاج

کی مکمل رعایت رکھی جائے۔

(۴) حد یہ دینے میں زیادہ تکلف نہ ہو، بلکہ کم سے کم مقدار میں بھی

حد یہ دیا جاسکتا ہے۔

(۵) حد یہ بصورت نقد دینا، یہ حد یہ کی سب سے بہتر صورت ہے کیونکہ

اس میں ایک تو اخفاء ہے، دوسرا یہ کہ یہ نافع بھی زیادہ ہے اس لئے کہ نقد رقم سے

ہر قسم کی ضرورت پوری ہو سکتی ہے اور اگر فی الحال کوئی ضرورت نہیں تو فقرہ
آئندہ ضرورت کیلئے بھی محفوظ رکھی جاسکتی ہے۔

۱۸ گھوڑے، اونٹ، خچر اور گدھے پر سواری کرنا۔

۱۹ بکریاں پالنا۔

۲۰ بکریاں چرانا۔

۲۱ چھوٹے بچوں کے ساتھ کھیلنا اور ان سے مزاح کرنا۔

۲۲ بیوی سے مزاح کرنا۔

۲۳ دلجوئی کی غرض سے اپنی اہلیہ کیساتھ دوڑ لگانا۔

وضاحت: بشرطیکہ وہ جگہ ایسی ہو جس میں بے پردگی کا خطرہ نہ ہو۔

۲۴ گوٹ لگا کر بیٹھنا (یعنی گھٹنوں کو کھڑا کر کے سرین کے تل بیٹھنا۔

جس میں پنڈلیوں پر دونوں ہاتھوں سے حلقہ بنا لیا جائے یا ہاتھوں کے بجائے

کمر اور پنڈلیوں پر کپڑا لپیٹ لیا جائے)

فائدہ: یہ تواضع اور مسکنت کی نشانی ہے، اس لئے حضور اقدس صلی اللہ

علیہ وسلم بھی اکثر اسے اختیار فرماتے اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی۔

۲۵ خوشبو استعمال کرنا۔

۲۶ گھریلو کام خود انجام دینا۔

۲۷ ہنڈی کے موزے پہننا اور ان پر مسح کرنا۔

۲۸ بارش کے وقت کپڑے اتار کر بارش کی بوندوں کو اپنے بدن پر لینا۔

۲۹ اولاد سے محبت و شفقت کا اظہار اور اس کا بوسہ لینا۔

۳۰ اپنے ذیلی گھریلو اور نظامی امور میں سمجھدار اور دیندار لوگوں سے مشورہ کرنا۔

وضاحت: قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے مشورہ کا صریح حکم دیا ہے، سورۃ شوریٰ میں مومنین کا طین کے اوصاف کو ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ﴿وَأَمْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ﴾ ترجمہ ”ان کے امور مشورہ سے طے ہوتے ہیں۔“ اس سے معلوم ہوا کہ باہمی امور میں مشاورت کامل ایمان کی علامت اور پہچان ہے، جبکہ ان کے مقابلہ میں ”جابرہ“ اور ”مکبرین“ کا طریقہ یہ ہے کہ وہ خود اپنے آپ کو سب سے زیادہ صاحب الزائے اور عقلمند سمجھ کر بلا مشورہ اپنے امور انجام دیتے ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی مشورہ کا حکم دیا گیا، چنانچہ سورۃ آل عمران میں ارشاد ہے: ﴿وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ﴾ ترجمہ: ”اور ان صحابہ کرام سے مشورہ کرتے رہا کیجئے امور میں“ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ بدر کے قیدیوں کے متعلق صحابہ کرام سے مشورہ کیا، اسی طرح غزوہ خندق اور صلح حدیبیہ کے موقع پر بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہتمام سے مشورہ کیا۔ آپ کے بعد خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم بھی اسی نقش قدم پر گامزن رہے، حتیٰ کہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ معمولی معمولی امور میں بھی اصغر تک سے مشورہ فرماتے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے کسی کام کے کرنے میں کسی مسلمان سے مشورہ کیا، اللہ تعالیٰ اچھے راستہ کی جانب اس کی رہنمائی فرمائیں گے“ (مطلب یہ ہے کہ جو مشورہ سے اپنے اہم امور کو انجام دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے خیر اور بھلائی کا راستہ کھول دیتے ہیں اور اس میں وہ نقصان نہیں اٹھاتا)

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”جب کوئی قوم مشورہ

سے کام کرتی ہے تو ضرور ان کی صحیح راستہ کی طرف رہنمائی کی جاتی ہے۔“

بڑوں کی طرح اپنے کم عمروں سے مشورہ کرنا بھی سنت ہے۔ لیکن شہابذہری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو کسی معاملہ میں ضرورت پڑتی تو جوانوں کو بلا کر مشورہ کرتے اور ان کی حیرتی عقل سے فائدہ اٹھاتے۔

وضاحت: واضح رہے کہ مشورہ کا حکم ہر موقع پر نہیں، بلکہ مشورہ صرف ان ہی چیزوں میں ہے جن کے بارے میں قرآن وحدیث کا واضح قطعی حکم موجود نہ ہو۔ مثلاً علم دین حاصل کرنے کا مشورہ نہ کیا جائے، ہاں ایہ مشورہ کر سکتے ہیں کہ علم

دین کہاں حاصل کیا جائے؟ اور اس کی کیا صورت وترتیب اختیار کی جائے؟

❶ چمیک آنے پر ”اَلْحَمْدُ لِلّٰہ“ اس کے جواب میں ”یٰوَحْمٰکَ

اللہ“ اور جواب دینے والے کو ”یَهْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحْ بِاَلْکُم“ کہتا۔

❷ جمائی آنے کے وقت منہ کو بند کرنے کی کوشش کرنا اور منہ پر ہاتھ رکھ لینا۔

وضاحت: اگر جمائی نماز کے اندر حالت قیام میں آئے تو دائیں ہاتھ کی

پشت منہ پر رکھیں اور بقیہ اوقات میں بائیں ہاتھ کی پشت۔

فائدہ: جمائی روکنے کے نسخے: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمائی کو

روکنے کی کوشش کرنے کا حکم فرمایا ہے، جمائی کو روکنے کے نسخے یہ ہیں:

(۱) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تصور سے جمائی رک جاتی ہے۔

(۲) نچلے ہونٹ کو اوپر کے دانت سے ذرا سا چبائیں۔

(۳) نچلے اور اوپر کے دانتوں سے زبان کو ذرا کاٹیں۔

(۴) نچلے اور اوپر کی ڈانٹھوں کو ملا کر زور سے بھینچیں۔

- ۱۳۰۔ برے ناموں کو اچھے ناموں سے بدلنا۔
- ۱۳۱۔ قرآن مجید کی تلاوت خوش الحانی کے ساتھ کرنا۔
- ۱۳۲۔ دوسروں سے قرآن مجید سنانے کی فرمائش کرنا۔
- ۱۳۳۔ رمضان المبارک میں کثرت سے تلاوت کا اہتمام کرنا۔
- ۱۳۴۔ رمضان المبارک میں قرآن مجید کا وڈو رکنا۔ (یعنی ایک دوسرے کو قرآن مجید سناتا)

- ۱۳۵۔ گھروں میں مساجد (جائے نماز) بنانا۔
 - ۱۳۶۔ نوافل گھر میں ادا کرنا۔
 - ۱۳۷۔ نیک عمل میں دوام اور پختگی اختیار کرنا۔
 - ۱۳۸۔ تعجب کے وقت سبحان اللہ کہنا۔
 - ۱۳۹۔ بھولنے کے اندیشہ سے انگلی وغیرہ میں کوئی نشان لگا لینا۔
- وضاحت: پرانے زمانے میں یہ طریقہ رائج تھا، اس کی جگہ اب یادداشت کے طور پر لکھ لیا جاتا ہے، اس زمانہ میں چونکہ لکھنا پڑھنا کم تھا اس لئے یہ طریقہ تھا۔
- ۱۴۰۔ ہر اسلامی ماہ کا چاند دیکھنا، بالخصوص ۲۹ شعبان کو رمضان کے چاند دیکھنے کا اہتمام کرنا۔

- ۱۴۱۔ افطاری میں جلدی اور سحری میں تاخیر کرنا۔
- ۱۴۲۔ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں مردوں اور عورتوں کا احکاف کرنا (مرد مساجد میں اور خواتین گھر کی جائے نماز میں احکاف کا اہتمام کریں)
- ۱۴۳۔ احکاف کی جگہ چادریں لٹکانا اور بستر لگانا۔

۷۲) تمام بیض یعنی ہر اسلامی ماہ کی ۱۳، ۱۴، ۱۵ کو روزہ رکھنا۔
۷۳) عاشورہ، یعنی محرم کی دسویں تاریخ اور اسکے ساتھ نویں یا گیارہویں تاریخ کا روزہ رکھنا۔

۷۴) شوال کے چھ روزے رکھنا۔
وضاحت: شوال کے چھ روزے مسلسل رکھنے ضروری نہیں، بلکہ پورے ماہ میں جس ترتیب سے چاہیں رکھ سکتے ہیں۔
۷۵) عشرہ ذی الحجہ کے روزے، بالخصوص یوم عرفہ (نویں ذی الحجہ) کے روزہ کا اہتمام کرنا۔

۷۶) سترہ صبر میں عصا (لاٹھی) کا استعمال کرنا۔
وضاحت: حضرت حسن بصری رحمہ اللہ عصا کے متعلق فرماتے ہیں کہ ”اس میں چھ خصوصیتیں ہیں:

- (۱) انبیاء کی سنت۔
- (۲) صلحاء کی زیئت۔
- (۳) منافقین کیلئے باعثِ غم۔
- (۴) دشمنوں پر ہتھیار۔
- (۵) کمزوروں اور ضعیفوں کا معاون۔
- (۶) زیادتی طاعات۔“

علامہ قرطبی رحمہ اللہ نے اس کے فوائد کو ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ ”مومن کے پاس جب عصا ہوتا ہے تو اس سے شیطان بھاگتا ہے، فاجر اور

مابقی اس سے خوف کھاتے ہیں، نماز پڑھے تو قبلہ ہو جاتا ہے، تھک جائے تو قوت کا باعث ہوتا ہے۔“ مزید ذکر فرمایا: حجاج نے ایک اعرابی سے (جس کے ہاتھ میں عصا تھا) پوچھا: ”یہ کیا ہے؟“ اس نے جواب دیا: ”عصا ہے، جس میں نماز کے وقت سترہ بتا لیتا ہوں، اپنے جانوروں کو ہانکتا ہوں، سفر میں اس سے قوت حاصل کرتا ہوں (اسکے سہارے چلتا ہوں)، چلنے میں اس کا سہارا لیکر قدم بڑھاتا ہوں، اسکے سہارے نہر میں چھلانگ لگاتا ہوں، گرنے پھسلنے سے محفوظ رہتا ہوں، دھوپ کے وقت کپڑے ڈال کر سایہ کر کے دھوپ سے بچتا ہوں، اس سے دروازہ کھٹکھٹاتا ہوں، کانٹے والے کتے سے حفاظت حاصل کرتا ہوں۔“

❶ جب بچوں کی عمریں 10 سال کی ہو جائیں تو بھائی بہنوں کے بزرگ کروینا۔

❷ نماز کیلئے گھر سے وضو کر کے مسجد جانا۔

❸ رات کو سونے سے پہلے بیوی، بچوں کو نصیحت آمیز کہانیاں سنانا اور ان سے خوش طبعی کی باتیں کرنا۔

❹ سواری پر اس کے مالک کو آگے بیٹھنے کیلئے کہنا اور اس کی واضح اجازت کے بغیر آگے نہ بیٹھنا۔

❺ موسم کا پہلا اور نیا پھل آنکھوں اور بھرلیوں (ہونٹوں) سے لگا کر بیدار نہ ہونا:
اللَّهُمَّ كَمَا أَرَيْتَنَا أَوْلَٰهَ فَلَا رِنَا آخِرَهُ

ترجمہ: اے اللہ! جیسے آپ نے ہمیں (اس موسم کا) پہلا پھل دکھایا (اور تلکیت فرمایا) اسی طرح اس کا آخری پھل بھی دکھائیے (اور عنایت فرمائیے) گا۔
اور پھر یہ نیا پھل پاس بیٹھے ہوئے کسی بچے کو دیدینا۔

❻ تیز رفتاری اور جستی کے ساتھ چلنا۔

❼ کبھی کبھار نیچے پاؤں چلنا۔

❽ عبرت و موعظت یا اہل قبرستان کے حق میں دعا کرنے کی نیت سے وقتاً فوقتاً قبرستان میں حاضری دینا۔

❾ جنازہ تیز قدموں کے ساتھ لے چلنا۔

(بخاری، فی شعبہ الایمان، ترمذی، شمائل کبریٰ بخاری و مسلم، ابن ماجہ، سل الہدیٰ، الترغیب، زاد العادیر، الشامی، ابن سعد، شمائل ترمذی)

دعائے استخارہ

جب کوئی کام کرنے کا ارادہ ہو (مثلاً تجارت کرنا یا کسی تجارت میں حصہ لینا یا نکاح کرنا یا سفر کرنا وغیرہ) تو چاہئے کہ اپنے پروردگار سے خیر کی دعا کرے اور مشورہ لے، کیونکہ اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے، ہر خیر و شر کا اس کو علم ہے، اس سے مشورہ لیا جائے گا تو وہ اپنے بندہ کو نفع کے راستے پر ہی چلائے گا، اس مشورہ لینے کو ”استخارہ“ کہتے ہیں۔ حدیث میں اس کی بہت ترغیب آئی ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں دعائے استخارہ اس طرح سکھاتے تھے جس طرح قرآن مجید کی کوئی سورت ہو“ ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ ”اللہ تعالیٰ سے مشورہ نہ لینا اور استخارہ نہ کرنا بد بختی اور کم نصیبی کی بات ہے۔“

استخارہ کی نماز کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے دو رکعت نفل نماز پڑھے، اس کے بعد اول و آخر حمد و ثناء اور درود شریف پڑھ کر خوب توجہ سے مندرجہ ذیل دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاسْتَغْفِرُكَ بِقُدْرَتِكَ
وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ لِاَنْتَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ
وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَامُ الْغُیُوْبِ. اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ
خَيْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَالِیَةِ اَمْرِیْ وَاجَلِّیْ لَافْلِحَةٍ لِّیْ وَیَسْرَةٍ
لِّیْ ثُمَّ بَارِكْ لِّیْ فِیْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ

وَمَقَاتِلِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي أَوْ عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَأَصْرِفْهُ عَنِّي
وَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَالْمَلِئَ لِي الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ أَرْضِنِي بِهِ

(بخاری، سنن اربعہ عن جابر بن عبد اللہ انصاری)

ترجمہ: ”اے اللہ! میں تیرے علم کے ذریعے تجھ سے خیر مانگتا ہوں اور تیری قدرت کے ذریعے تجھ سے قدرت طلب کرتا ہوں اور تیرے بڑے فضل کا تجھ سے سوال کرتا ہوں، کیونکہ بلاشبہ تجھے قدرت ہے اور مجھے قدرت نہیں اور تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو فیضوں کا خوب جاننے والا ہے اور اے اللہ! اگر تیرے علم میں میرے لئے یہ کام میری دنیا اور آخرت میں بہتر ہے تو اس کو میرے لئے مقدر فرما اور اسے میرے لئے آسان فرما، پھر میرے لئے اس میں برکت عطا فرما اور اگر تیرے علم میں میرے لئے یہ کام میری دنیا و آخرت میں شر (اور بُرا) ہے تو اس کو مجھ سے اور مجھے اس سے دور فرما اور میرے لئے خیر مقدر فرما جہاں کہیں بھی ہو، پھر اس پر مجھے صاف فرما۔“

وضاحت: جب لفظ ”هَذَا الْأَمْرُ“ پر پہنچے تو اس وقت دل میں اسی کام کا تصور کرے جس کیلئے استخارہ کرنا چاہتا ہے، اس کے بعد پاک صاف ہونے پر قبلہ کی طرف منہ کر کے با وضو سو جائے، جب سو کر اٹھے اس وقت جو بات دل میں مضبوطی سے آئے وہی بہتر ہے اسی کو کرنا چاہئے۔

اگر ایک دن میں کچھ معلوم نہ ہو اور دل کا غلبان اور تردد ختم نہ ہو تو دوسرے دن پھر ایسا ہی کرے، اسی طرح سات دن تک کرے، ان شاء اللہ ضرور اس کام کی اچھائی یا برائی معلوم ہو جائے گی۔

مسئلہ: اگر کوئی نیک کام کرنا ہو مثلاً حج کیلئے جانا ہو تو یہ استخارہ نہ کرے کہ میں جاؤں یا نہ جاؤں، بلکہ یوں استخارہ کرے کہ فلاں دن جاؤں یا نہ جاؤں۔

دعائے حاجت

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جسے اللہ کی طرف کوئی حاجت ہو یا کسی بندہ کی طرف کوئی حاجت ہو تو وہ وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے۔ پھر دو رکعتیں پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کرے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے اور پھر اللہ تعالیٰ سے یوں دعا مانگے:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ ۝ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ۝ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ أَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ بَرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ لَا تَدْعُ ذَنْبًا لِي إِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَّجْتَهُ وَلَا حَاجَةً لِي إِلَّا قَضَيْتَهَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ (ترمذی، حاکم، ابن عبداللہ بن ابی اوفی)

ترجمہ: ”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو حلیم و کریم ہے، اللہ پاک ہے جو عرشِ عظیم کا رب ہے اور سب تعریفیں اللہ ہی کیلئے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔ اے اللہ! میں آپ سے آپ کی رحمت کو واجب کرنے والی چیزوں کا اور اُن چیزوں کا سوال کرتا ہوں جو آپ کی مغفرت کو ضروری کر دیں اور ہر بھلائی میں اپنا حصہ اور ہر گناہ سے سلامتی چاہتا ہوں۔ اے ارحم الراحمین! میرا کوئی گناہ بخشے بغیر اور کوئی رنج دور کئے بغیر اور کوئی حاجت جو آپ کو پسند ہو پوری کئے بغیر نہ چھوڑ۔“

اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے
اور اس کتاب کو ہماری آخرت کے لیے ذخیرہ بنائے

آمین



WEBSITE

www.rehaanislamicdiary.blogspot.com

DAILY WHATSAPP HADEES

919906859731+

EMAIL :- rehaanrk578@gmail.com

دعا گو و دعا جو

ریحان



مدرسہ سدرۃ المنتہا
بیتہ پورہ شویبان

دعا کی گزارش
ریحان



مدرسہ سدرۃ المنتہا
بیتہ پورہ شویبان

دعا کی گزارش
ریحان